New Era Magazine

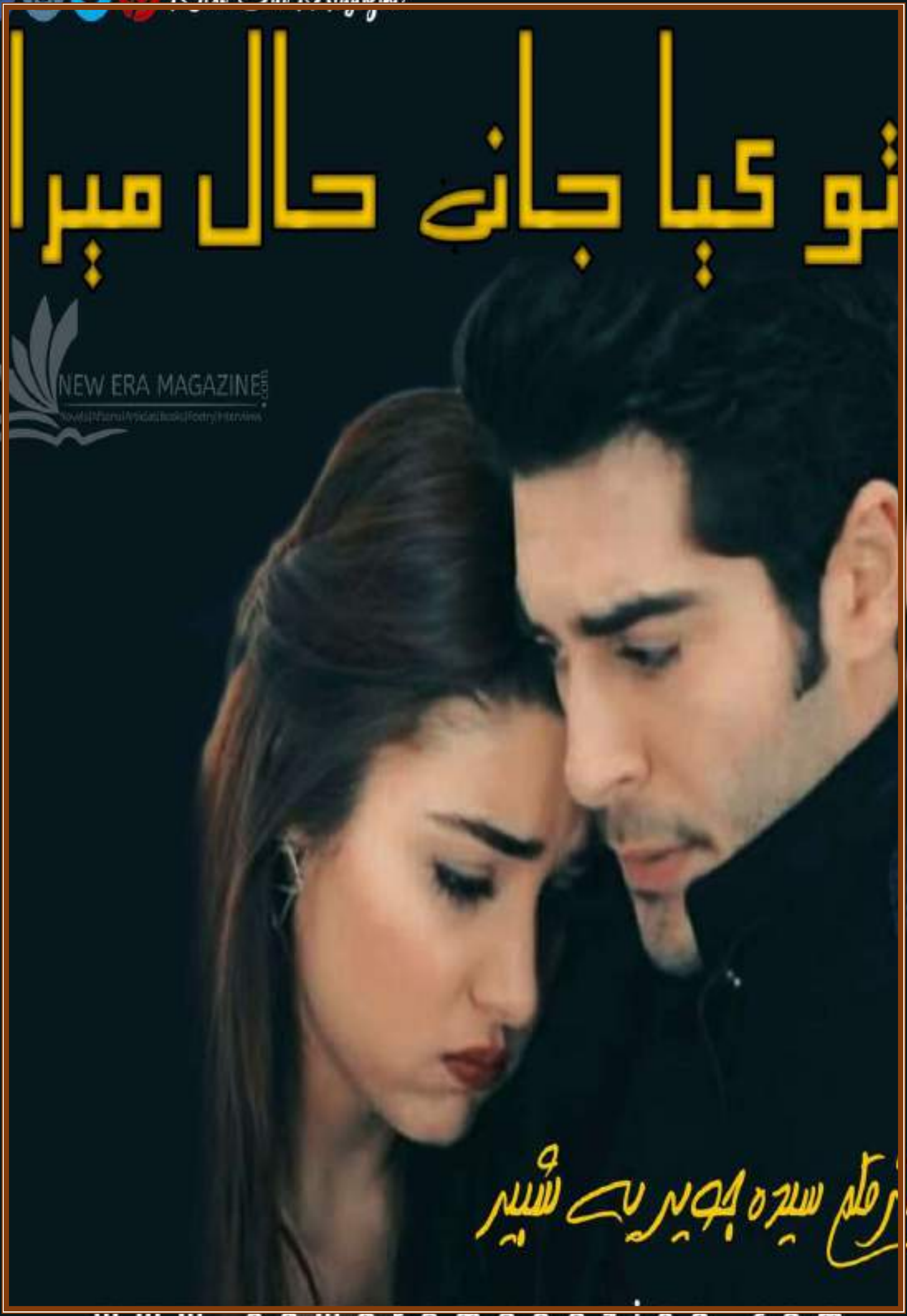

www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

توکیا جانے حال میرا

از سیدہ جویریہ شبیر

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوا یرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوا یرا میگزین

☆☆☆☆☆

کہاں جارہی ہو؟؟؟

"آپ سے مطلب۔۔۔۔"

واٹ اے ربش؟؟؟

کیا تمیز اور لحاظ سب بھول گئی ہو۔؟؟؟

ریحانہ آوٹ آف کنٹرول ہو گئیں۔۔۔۔۔

آپ نے کبھی بابا سے پوچھا کہ آپ کہاں جارہیں ہیں؟؟؟؟

روحی نے گویا ان کے طیش کو آواز دی۔۔۔۔۔

تم شاید بھول رہی ہو۔کہ تم کس کے سامنے کھڑی ہو؟۔؟

ریحانہ گرجدار لہجے میں بولیں۔۔۔۔۔

جانتی ہوں اپنی سو کالڈ مام کے اگے کھڑی ہوں جنھوں نے پیدا کر کے اپنا بوجھ اتار

کے پھینک دیا۔۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔

روحی ان سنا کرتی ہوئی واک آوٹ کر گئی جب کہ ریحانہ پیچھے کھڑیں غصہ سے پیچ و

تاپ کھاتی رہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

ریحانہ غصہ سے پیچھے مڑی اور اپنی دھن میں آتی ہوئی گلابو جس کے ہاتھ میں گرم

چائے کا کپ تھا اس سے ٹکرا گئیں نتیجتاً گرم گرم چائے گلابو کے ہاتھوں کو جلا گئی اور

کپ زمین بوس ہو گیا۔۔۔۔

اندھی ہے کیا دیکھ کہ نہیں چلتی؟؟؟

ریحانہ نی گلابو کے رخسار پر طمانچہ مارا۔۔۔

دھان پان سی گلابو دور جا کر گری۔۔۔۔۔

یوں ریحانہ کا غصہ ٹھنڈا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیچاری اپنی قسمت کو کوستی ہوئی جلے ہاتھ کو لئے واپس کچن میں گھس گئی۔۔۔۔

کیوں کہ اب اس کی سوا کوئی چارہ نہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چچی روحی کہاں ہے اسنے آج یونی نہیں جانا؟؟؟

احد لاونج میں داخل ہوا تو سامنے ہی ریحانہ ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کرتی اور ساتھ

ساتھ موبائل میں فیسبک چلانے کا بھی کام انجام دے رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔

"ابھی گئی ہے وہ تو۔۔۔۔"

کیا۔وہ چلی گئی؟؟؟

احد نے چیختے ہوئے کہا:

"کیا ہوا وہ تو روز ہی ایسے جاتی ہے۔۔۔۔۔"

"اوہو۔۔۔چچی رات کو اس نے کہا تھا وہ آج جائے گی میرے ساتھ اس لئے تو میں آیا ہوں جلدی جلدی۔۔۔۔۔۔۔"

"اوہ۔۔اب تو وہ چلی گئ ہے آپ ایسا کرو۔۔۔کہ ناشتہ کر لو پھر چلے جانا۔۔۔۔۔"

ریحانہ نے اپنے اوپر خعل چڑھاتے ہوئے نرم مزاجی سے کہا:

جو کہ ان کی خود سر طبیعت کا خاصہ نہیں تھا۔۔۔

تھینکس چچی میں ناشتہ کر کے آیا ہوں آپ کنٹینیو کریں۔۔۔۔

بڑے ابو کہاں ہیں؟؟؟

احد کو اپنے باپ کی بات یاد آ گئی تو جاتے ہوئے پلٹ کر پوچھنے لگا: جو انہوں نے اپنے بڑے بھائی سراج الدین کے لئے پیغام بھیجا تھا۔۔۔۔۔۔

"وہ تو صبح ہی فیکٹری چلے گئے۔۔۔۔۔"

"چلیں ٹھیک ہے میں بھی اب نکلتا ہوں کلاس اسٹارٹ ہونے والی ہے۔۔"

"اوکے۔۔۔۔"

احد یہ کہہ کر اپنی مرسیڈیز کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب کہ ریحانہ سوچ میں پڑ گی کہ آخر سراج سے کیا بات کرنی تھی آحد کو۔۔۔

احد یونی پہنچا تو اس کو کیمیسٹری ڈیپارٹمنٹ کے اگے ہی وہ نظر آ گئی۔۔۔۔۔۔۔

احد اسے دیکھ کر وہیں آگیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا تم بتانا پسند کرو گی کہ اپنی کمٹمنٹ سے کیوں پھیریں؟؟؟

احد نے اس پر خفاسی نگاہ ڈالی۔۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔"

روحی نے منہ بسور کر کہا:

"اوکے۔۔۔۔۔۔"

احد اسے دیکھے بغیر کہتا ہوا اپنے مطلوبہ ڈیپارٹمنٹ کی جانب چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ایسی ہی تھی کسی کا مان تو اسے رکھنا آتا ہی نہیں تھا مرضی ہوئی بات کر لی نہیں تو نہ سہی۔۔۔۔۔۔۔

ایک شخصیت ایسی تھی جس کی وہ سنتی بھی تھی اور مانتی بھی تھی۔۔۔اور وہ تھی اسکی دادی ماں۔۔۔۔

پیدائش کے دو ماہ بعد ہی سراج الدین نے اپنی بیٹی روحی کو اپنی ماں کے حوالہ کر دیا تھا۔۔۔۔

تب سے اب تک وہ انہی کی آغوش میں پلی بڑھی۔۔۔۔۔۔۔

انہوں نے تو اپنے تئیں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اسکی تربیت میں لیکن پھر بھی نا جانے

ایسے کون سے لمحات تھے جس میں وہ ضدی طبیعیت اختیار کرتی چلی گئ۔۔۔۔۔

اپنی ضد پر آتی تو ریحانہ کو اپنی ماں ہی نہ سمجھتی۔۔۔۔۔

ہاں البتہ ایک سراج الدین تھے جنھوں نے اپنی ساری ذمہ داری نبھائی تھی وہ کبھی بھی اس سے غافل نہیں رہے تھے شاید یہ ہی وجہ تھی کہ وہ دادی ماں کے بعد سراج کو اپنی زندگی کا ایک اہم فرد سمجھتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہاں کھو گئیں؟؟؟

پاس بیٹھی ماریہ نے اسکی انکھوں کے اگے چٹکی بجائی۔۔۔۔

"کہیں نہیں چلو آو کیفے ٹیریا چلتے ہیں۔۔۔۔"

صبح صبح آج ناشتہ کر کے نہیں آئیں کیا۔؟؟؟

ماریہ نے اچھنبے سے پوچھا:

"نہیں یار جب موڈ نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔"

"اچھا چلو لیکن جلدی کرنا پروفیسر آنے والے ہوں گے۔۔۔۔۔۔۔"

روحی سر ہلاتے ہوئے اگے بڑھ گئی جبکہ ماریہ اسکی تقلید کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

"اپا کی طبیعیت صحیح نہیں ہے مجھے آج ہی جانا ہے آپ میری پیکنگ ذرا جلدی

کردیں۔۔۔۔"

ہاتھ پر ریسٹ واچ باندھتے ہوئے مصروف سے انداز میں نظام الدین نے اپنی شریک

سفر مائرہ بیگم سے کہا۔۔۔۔۔

میں بھی چلوں؟؟؟

مائرہ نے نظام الدین کے آئینہ میں نظر آتے عکس کو دیکھ کر کہا:

"چلیئے لیکن ذرا جلدی کریں آدھے گھنٹے میں نکلنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"جی اچھا۔۔۔۔"

مائرہ جلدی ہاتھ چلانے لگیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج گھر میں اتنی خاموشی کیوں ہے؟؟؟

احد ابھی ابھی گھر لوٹا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

صوفہ پر بیٹھی صبرینہ کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

"کیوں کہ امی بابا رقیہ آنٹی کے گئے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔"

یوں اچانک خیریت؟؟؟

"نہیں خیریت نہیں ہے انٹی کی طبیعیت صحیح نہیں ہے۔۔۔۔"

"اوہ اچھا۔۔۔"

بھابی ایک کپ چائے بنوا دیں شدید طلب ہو رہی ہے ؟؟؟

"اچھا بنواتی ہوں۔۔۔"

صبرینہ کچن میں چلی گئی ملازمہ سے کہنے جبکہ آحد اپنے روم میں چلا گیا

****

آج تم نے پھر بہو سے بد تمیزی کی ؟؟؟

وہ ابھی ان کے کمرے میں داخل ہی ہوئی تھی کہ دادی کی ناراض آواز اسکے کانوں میں ٹکرائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اندر داخل ہوتی روحی نے ٹیڑے میڑے منہ بنائے۔۔۔

"لو تو ملکہ عالیہ نے یہاں اکر بھی بتا دیا۔۔۔"

اے لڑکی کیا بڑ بڑا رہی ہے ؟؟؟

بی اماں نے اسکو عینک کے پیچھے سے گھورا۔۔۔۔

"بد تمیزی کہاں میں تو آپ کی بہو کی شان میں قصیدہ پڑ رہی ہوں۔۔۔۔۔۔"

روحی کا موڈ خراب ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

"ماں ہے تمہاری عزت کیا کرو اور جو کہیں سن لیا کرو۔۔۔۔"

دادی نے اسکے سر میں اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔

"کیوں مانوں انکی۔۔۔آپ کا حق ہے مجھ پر اور بابا کا بس۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس لئے آپ کی سنوں گی۔۔۔۔۔"

ہاں تو پھر سن لو نہ میری۔۔۔۔۔۔۔؟؟

دادی نے اسی کی بات کو اس کے انداز میں دہرایا۔۔۔۔۔

"اچھا اماں بی آپ ٹینشن نہ لیں آپ کا بی پی ہائی ہو جائے گا۔۔۔۔۔"

"اچھا چلو کھانہ کھاو پھر نماز پڑھنا۔۔۔۔۔"

"اوہ بی اماں بلکل ہمت نہیں ہے کل سے پڑھوں گی۔۔۔۔"

روحی نے بی اماں کو درزیدہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔۔

"کل کیا ہوتا ہے یہ۔۔۔نماز کے لئے کل نہیں ہوتا آج ہوتا ہے اور ابھی ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔"

"اچھا اماں جا رہی ہوں جا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔"

روحی نے جلدی سے ان کی تقریر کو بریک لگایا کہیں وہ شروع ہی نہ ہو جائیں نماز کے لیکچر پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بی اماں اپنی تسبیح کی طرف مائل ہو گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

"آپا آپ پریشان کیوں ہو رہی ہیں آپ جلد صحت یاب ہو جائیں گی ان شاء اللہ
_______"

نظام الدین نے رقیہ کو تسلیٰ دی جو اپنی حالات کے پیش نظر متفکر تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

"نظام تم نہیں سمجھتے مجھے آگے کے حالات کا بخوبی اندازہ ہو رہا ہے میری بیٹی میرے بعد اکیلی پڑ جائے گی۔۔۔ تم، تم میرا ایک کام کر دو۔۔۔؟؟؟"

"جی آپا آپ بولیں۔۔۔۔"

"میری تم سے التجا ہے میری حمنہ کو احد کے نکاح میں لے لو۔۔۔۔"

"میں اپنی زندگی میں ہی اپنی بیٹی کے لئے محفوظ پناہ گاہ چاہتی ہوں۔۔۔۔۔"

رقیہ نے بے بسی سے چھوٹے بھائی کے سامنے دونوں کپکاتے ہاتھوں کو جوڑا۔۔۔

"ہاں اپا آپ کیوں فکر کرتی ہیں حمنہ اپنی ہی بچی ہے آپ بلکل بے فکر ہو جائیں۔۔۔۔۔اور یہ آپ ہاتھ کیوں جوڑ رہیں ہیں اپکا ہر حکم سر آنکھوں پر__________"

نظام الدین رقیہ کی اس بے بسی پر تڑپ اٹھے تھے۔۔۔۔۔۔

زندگی کی تلخیوں میں وہ دونوں ثابت قدم رہے تھے ہر فیصلہ دونوں کی رضامندی سے

طے پاتا تھا اور اج وقت انھیں اس دوراہے پہ لے آیا تھا کہ وہ اپنے چھوٹے بھائی کے آگے ہاتھ پھیلا رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔

آپا حمنہ میری بیٹی ہے آپ پریشان نہ ہوں آج ہی نکاح ہو گا اور آپ کے سامنے ہی ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مائرہ نے رقیہ کے جڑے ہاتھوں کو تھام لیا تھا۔۔۔۔۔۔

اسے لگا جیسے کہیں دور سے کسی چیز کی آواز آرہی ہے اس نے اہستہ سے نیند سے بیدار ہونے کی کوشش کی اب کہ اسے موبائل کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاتھ بڑھا کر موبائل تھامہ۔۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم ؟؟

نیند میں ڈوبی آواز میں سلام کیا:

و علیکم اسلام اس وقت کہاں ہو ؟؟؟

نظام الدین کی ائیر پیس سے بھاری آواز ابھری تو لمحوں میں احد کی نیند غائب ہوئی۔۔۔۔

"بابا میں سو رہا تھا۔۔۔۔"

پھپھو کیسی ہیں ؟؟

احد نے گڑبڑا کر پوچھا:

"تم بائے روڈ یہاں آو اور علی کو بھی ساتھ لانا۔۔۔۔۔۔۔"

نظام الدین کے حکم پر اسکے ماتھے پر بل نمایاں ہونے لگے۔۔۔

خریت سب ٹھیک تو ہے نہ بابا۔۔؟؟

بے اختیار اسکی نظریں گھڑی پر گئیں۔۔۔۔

رات کے دو بج رہے تھے اور اسے کراچی سے لاہور انے کا کہا جارہا تھا تو ایسے میں پریشانی تو ہونی تھی۔۔۔۔۔۔

"ہمم ٹھیک ہے تم بس جلد از جلد آنے کی کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

نظام الدین نے اتنا کہہ کر کال ڈسکنیکٹ کردی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسکا دل چاہا کہ وہ دوبارہ کال کرے لیکن نظام الدین بھی اسکے باپ تھے مجال ہے جو انکا حکم کسی نے ٹالا ہو۔۔۔۔۔۔

****

اماں بی ایک بات تو بتائیں ؟؟؟؟

روحی نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا:

بی اماں نے سر کے اشارہ سے پوچھا:

آپ نے ابھی تک رقیہ پھپھو کو کیوں نہیں معاف کیا؟؟؟؟

بی اماں کی تسبیح کے دانے ساکت ہو گئے جو کچھ دیر پہلے روانی سے گرنے میں مگن تھے۔۔۔

روحی نے بی امان کی بدلتی ہوئی رنگت کو بغور دیکھا تھا:

بتائیں نہ اماں ؟؟؟

ہنوز خاموشی پر روحی نے دوبارہ متوجہ کیا:

تم کیوں پوچھ رہی ہو آج یہ بات ؟؟؟

بی اماں اب کہ سنبھل چکی تھیں لیکن تسبیح کے دانے ابھی بھی ساکت تھے۔۔۔۔

ویسے ہی آج یاد آ رہی تھی پھپھو کی پتا نہیں کیوں ؟؟

روحی کی چہرہ پر یکلخت اداسی نے ڈیرہ ڈال لیا۔۔۔۔

روحی کی بات پر بی اماں نے اپنی انکھیں رگڑیں۔۔۔۔۔

"اپنی اولاد کو بھلا کوئی بھول سکتا ہے۔۔۔۔۔"

بی اماں نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا:

تو پھر آپ ان کو بلوا کیوں نہیں لیتیں۔؟؟؟

"جب وہ خود ہی نہیں ملنا چاہتی تو میں کیسے بلواوں۔۔۔۔۔"

"ہممم یہ بھی صحیح ہے اماں۔۔۔"

"اوہو اماں آپ کیوں رو رہیں ہیں میں ہوں نہ آپکی بیٹی آپ اکیلی تو نہیں ہیں نہ۔۔۔۔۔"

روحی نے انھیں بہلانا چاہا۔۔۔۔

"ہاں میرا بچہ ہے میرے پاس میں کیوں رووں وہ بھی یقیناً میرے پاس ضرور آئے گی۔۔۔۔۔۔

زندگی میں نہیں تو میت میں تو آہی جائے گی۔۔۔۔۔۔۔"

"بی اماں آپ ایسا کیوں کہہ رہیں ہیں مجھے دکھ ہوتا ہے۔۔۔۔"

روحی نے دکھی لہجہ میں کہا:

"اچھا بابا نہیں کہتی بس۔۔۔۔۔"

بی امان نے مسکرا کر روحی کو کہا تو وہ بھی مسکرا دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

پر بابا میں یہ کیسے کر سکتا ہوں؟؟؟

احد کو چار سو واٹ کا کرنٹ لگا تھا۔۔۔

کیوں کیوں نہیں کر سکتے؟؟؟

نظام الدین کی گھمبیر آواز نے خاموشی کو چیرا۔۔۔۔۔

بابا آپ جانتے ہیں کہ میں روحی میں انٹریسٹڈ ہوں پھر بھی؟؟؟؟

"ہاں پھر بھی روحی کو تو کوئی اور بھی مل جائے گا لیکن اس وقت رقیہ آپا کی حالات نازک ہے ایسے میں میں ان کی خواہش کا احترام کروں گا اور تم سے بھی یہ ہی امید رکھتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

کچھ دیر کی خاموشی کو احد کی آواز نے توڑا:

"لیکن بابا میں یہ امید پوری نہیں کر سکتا۔۔۔۔"

یہ تمھارا آخری فیصلہ ہے؟؟؟

"جی"

علی تم کرو گے نکاح؟؟؟

اب کہ احد کو اپنے پیروں سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔

پر بابا علی بھائی کیسے وہ تو شادی شدہ ہیں؟؟؟؟

آحد اپنے باپ کو بے یقینی سے دیکھ رہا تھا اسے ان کی عقل پر شبہ ہوا:

"تم چپ کرو۔۔۔ تم اپنا فیصلہ سنا چکے ہو اب تم جا سکتے ہو۔۔۔۔۔۔۔"

نظام الدین نے احد کو گھور کر دیکھا۔۔۔۔۔

علی نے بے بس نظروں سے احد کو دیکھا:

"تو ہی بچا سکتا ہے میں اپنی بیوی پر یہ ظلم نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔"

علی کی انکھوں میں ہلکورہ لیتے سوالوں نے احد کو شکنجوں میں لے لیا تھا کہ اس کی وجہ سے بھائی بھابھی پر سوتن لا رہے ہیں۔۔۔وہ بہنوں جیسی بھابھی کہ ساتھ یہ تو نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"مرنا تو تھا ڈوب کر بھی اور ابھر کر بھی۔۔۔۔"

انکھیں زور سے میچیں اور ایک سرد آہ کے ساتھ گویا اس نے مشکل فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔۔۔۔

"مین تیار ہوں نکاح کیلیئے۔۔۔۔۔"

احد نے گویا اپنے خوابوں کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی تھی۔۔۔۔۔

پھر کب نکاح ہوا کب اس نے اقرار کیا سب ایک ٹرانس کی کیفیت میں ہوا۔۔۔۔۔

اسے تو رہ رہ کر روحی کا سراپا انکھوں کے سامنے لہرا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نظام الدین نے احد کو گلے لگا کر مبارک باد دی۔۔۔۔۔

"سولی پر چڑھا کر اب مبارک باد دے رہے ہیں۔۔۔۔۔"

احدیہ سوچتے ہوئے باپ سے ملا تھا۔۔۔۔۔۔

اسے لگا اس کا سانس بند ہو جائے گا اگر وہ ایک لمحہ بھی وہاں رکا تو۔۔۔۔

وہ صوفہ سے اٹھا اور چلتا چلا گیا پیچھے سے آتی آوازوں کو ان سنی کرتا ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف حمنہ کو اپنی کم مائیگی پر رونا آرہا تھا۔۔۔۔ حالات یکسر تبدیل ہو گئے

تھے۔۔

اس سارے عرصہ میں علی تھا جو پر سکون ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ اخر کو اسکی من چاہی

بیوی تھی کیسے اس پر سوتن لا سکتا تھا جبکہ وہ مائرہ کی ہمسفری میں خوش اور مطمئن

تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

بی اماں میں چلی جاوں جلدی اجاوں گی۔؟؟؟

روحی نے منانے کی ایک آخری کوشش کی۔۔۔۔۔۔

"اچھا چلو چلی جاو لیکن۔۔۔۔"

"لیکن دس بجے سے پہلے اجاو گی۔۔۔۔"

روحی نے انکے ادھورے جملے کو پورا کیا اور ان کے گلے میں بازو حائل کر لئے۔۔۔

"چل اپنی اماں سے مسخریاں کرتی ہے۔۔۔۔"

بی اماں نے خفا ہو کر کہا:

"میری پیاری پیاری بی اماں آپ سے مذاق نہیں کروں گی تو کس سے کروں گی آپ ہی

تو میری بیسٹ فرینڈ ہیں۔۔۔۔"

"چل چل زیادہ مسکے نہ لگا سب جانتی ہوں۔۔۔۔۔"

بی اماں کے کہنے کا انداز ایسا تھا کہ روحی مسکرائے بنا نہیں رہ سکی۔۔۔۔۔۔۔

روحی وارڈروب کی جانب بڑھ گئ جانے کے لئے کپڑے بھی تو نکالنے تھے۔۔۔۔۔۔

****

اتنی رات گئے کہاں سے آ رہی ہو؟؟؟

ریحانہ نے اسے لاونج میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا تو ان کی تیوریاں چڑھ گئیں۔۔۔

روحی کو ان کا ٹوکنا زہر لگا تھا لیکن حتی المکاں اپنے لہجہ کو نارمل ہی رکھا۔۔۔

"برتھ ڈے پارٹی سے۔۔۔"

روحی کے دھیمے لہجہ نے ریحانہ کو اور بڑھوا دیا۔۔۔۔۔

یہ ٹائم ہے پارٹیز اٹینڈ کرنے کا؟؟؟

ریحانہ نے چلاتے ہوئے کہا:

روحی نے لب کھولے ہی تھے کہ دادی کی آواز پر پھر سے بند کر لئے اور اپنے روم کی جانب بڑھ گئی۔۔۔

اس وقت وہ کوئی ہنگامہ نہیں چاہتی تھی۔۔۔

ریحانہ غصہ سے بڑبڑانے لگیں۔۔۔۔

****

"میری رقیہ ہائے اللہ میری رقیہ میری بچی آئی بھی تو کفن میں لپٹی ہوئی کیسی بدنصیب ہوں میں جیتے جی اپنی بچی کو ماں کا پیار بھی نہ دے سکی۔۔۔۔

جانے کی تو میری عمر تھی تو کیوں چلی گئی میرے دن پورے ہو گئے تھے۔۔۔۔۔"

"اماں بی آپ ایسا تو نہ کہیں۔۔۔"

"پاس بیٹھی روحی نے تڑپ کر اماں بی سے کہا:

روحی دیکھ روحی اتنی ناراض تھی یہ اپنی ماں سے کہ ائی بھی تو اس حال میں۔۔۔۔ میں کیسے اپنے آپ کو معاف کر پاوں گی۔۔۔۔"

"اماں بی بس کریں اب آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔۔۔۔"

نظام الدین نے اگے بڑھ کر ماں کو سنبھالا۔۔۔۔

سراج الدین بھی بی اماں کے پاس تھے۔۔۔۔۔

رقیہ اپنی بیٹی کے مستقبل کی ڈور احد کے ہاتھوں میں پکڑا کر سکون سے سو گئیں تھیں اور جس کے ہاتھوں میں ڈور تھی وہ تو خود اپنی زندگی سے خفا تھا اس رات کے بعد اس کا سامنا حمنہ سے نہیں ہوا۔ تھا۔۔۔۔۔

اسے تو رہ رہ کر اپنی قسمت پر غصہ آرہا تھا زندگی نے کیسا مذاق کیا تھا اس کے ساتھ ایک ایسے شخص کو اسکا ہمسفر بنادیا گیا تھا جسے وہ جانتا تک نہیں تھا کبھی دیکھا نہیں کجا کہ اب ساری زندگی گزارنی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"نہیں میں یہ نہیں کر سکتا میں میں تو روحی سے محبت کرتا ہوں اور اسی کے ساتھ اپنی زندگی گزاروں گا۔۔۔۔"

تو پھر اسکا کیا ہوگا جو تمہارے نکاح میں ہے؟؟

یہ آواز اس کے اندر کی تھی جو اسے مضطرب کر رہی تھی۔۔۔۔

"میں نہیں جانتا مجھے نہیں پتا کچھ۔۔۔"

سر دائیں بائیں ہلاتا ہوا وہ پاگل لگ رہا تھا آج اسے گھر سے غائب ہوئے چوتھا روز تھا ۔۔۔۔لیکن وہ ہر چیز سے بے پرواہ ان دیکھی راہوں پر گاڑی کو دوڑا رہا۔ تھا۔۔۔

اس کا سر درد سے پھٹ رہا تھا سوائے گھر جانے کے اس کے پاس اور کوئی راستہ نہیں تھا ۔۔۔۔

سوچوں میں گھرے وہ اپنے گھر پہنچا۔۔ارد گرد نگاہ دوڑائی تو اسے گھر میں موت کا سا سناٹہ ملا۔۔۔۔

وہ جلد از جلد سیڑھیاں پھلانگ کر اپنے کمرہ کی جانب آیا۔۔

لوک پر ہاتھ رکھا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔۔۔۔

ہاتھ بڑھا کر لائیٹیں جلائیں۔۔۔

ایک نامحسوس سی خوشبو اس کے نھتنوں سے گزری۔۔۔۔

پیکرِ نازک کو اپنے بیڈ پر براجمان پایا تو ٹھٹک گیا۔۔۔

اج تک اس کے بیڈروم میں کسی صنف نازک نے قدم نہیں رکھا تھا۔۔۔۔۔

وہ ماتھے پہ تیوری چڑھاتا ہوا اس کی جانب آیا۔۔۔

ابھی وہ اسے آواز ہی دیتا کہ وہ کسمسا کر سیدھی لیٹ گئی آدھے بال بیڈ پر بکھرے ہوئے تھے ادھے زمین کو چھو رہے تھے ہاتھ لڑھک کر بیڈ سے نیچے لٹک رہا تھا۔۔۔

احد تو اسے دیکھ کر گویا پتھر یلا ہو گیا۔۔

اللہ نے کیا ملکوتی حسن عطا کیا تھا اسے۔۔۔۔میدے جیسی صاف رنگت جھیل جیسی انکھیں گلابی ہونٹ۔۔۔نازک سراپا جیسے کوئی کانچ کا وجود ہو ہاتھ لگاو تو ٹوٹ جائے۔۔۔۔۔۔

حمنہ کو تپش کا احساس ہوا تو اٹھ بیٹھی اپنے سامنے ایک اجنبی کو پا کر وہ بوکھلا کر جلدی جلدی بیڈ سے اتری ڈوپٹے کی تلاش میں ادھر اُدھر نظریں دوڑائیں سامنے ہی ڈوپٹہ پا کر جلدی سے اگے بڑھ کر سلیقے سے ڈوپٹہ اوڑھا۔۔۔

احد جو اسے بے اختیار دیکھے جا رہا تھا اس کے جاگنے پر چور سا ہو گیا۔۔

حمنہ نے سہمی ہوئی نظر سے اسے دیکھا۔۔۔۔

محترمہ کیا آپ بتانا۔پسند کریں گی کہ آپ کون ہیں اور اس وقت میرے روم میں کیا کر رہیں ہیں؟؟

احد نے سنبھل کر دھیمے لہجہ میں پوچھا کہ کہیں اگر میں زور سے بولوں تو اس پیکرِ نازک میں دراڑ ہی نہ پڑ جائے۔۔۔۔

"مممم میں حمنہ ہوں یہاں جوجو آحد رہتے ہیں ان سے نکاح۔ہوا ہے۔۔۔۔"

حمنہ کی بوکھلاہٹ صاف واضح تھی جو اس کے لفظوں سے بھی عیاں تھی۔۔۔

احد پر تو حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔۔۔۔

"اوہ تو یہ ہے جس کی وجہ سے میں اپنی محبت سے دور ہو گیا اپنی روحی سے دور ہو گیا"

تیزی سے اس۔کے دماغ نے اس کے خلاف تانے بانے بننا شروع کر دیئے۔۔۔

"جاو یہاں سے اور آئندہ میرے روم میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔"

حمنہ نے اسکی بدلتے لہجہ پر اچانک سر اٹھا کر اسے نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔

"سنا۔ نہیں تم نے کیا جاو یہاں سے۔۔۔"

احد کی آواز میں شیر کی سی ڈھاڑ تھی دل تو پہلے ہی رنج و ملال میں گھرا ہوا تھا اوپر سے یہ رویہ۔۔۔ جھیل سی آنکھوں میں پانی بھرتا چلا گیا اور وہ دوڑتی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

بی اماں نے تو بات کرنا ہی چھوڑ دیا تھا ایک امید تھی ایک آس تھی جو ٹوٹی تو وہ بھی بکھر کر رہ گئیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روحی نے انہیں زندگی کی طرف لانا چاہا لیکن وہ اپنی کوشش میں ناکام ہی رہی۔۔۔۔

انھیں یہ غم اندر ہی اندر گھلا رہا تھا کہ اگر رقیہ خود چل کر نہیں آئی تو وہ ہی چلی جاتیں ماں تھیں ماں کے سینے میں دریا جیسا دل ہوتا ہے۔۔۔

"لیکن اب کیا ہووے جب چڑیا چگ گی کھیت"

روحی نے پہلے سے زیادہ بی اماں کا خیال رکھنا شروع کر دیا تھا

"بوڑھاپے میں انسان ایک بچے کی مانند ہو جاتا ہے وہ چاہتا ہے کہ اس کے اپنے اس کی

انکھوں کے سامنے رہیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اگر ہم اپنے ذہن میں یہ سوچ پیدا کر لیں تو بہت سے ساس بہو کے جھگڑوں سے آزاد ہو جائیں۔۔۔۔۔

مثبت سوچ انسان کو بہت سی فکروں سے آزاد کر دیتی ہے۔۔۔"

آپ اسے سمجھاتے کیوں نہیں ہیں آخر؟؟؟

ریحانہ کی بیزار سی جھنجھلائی ہوئی آواز سراج کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔۔

سراج نے اخبار سے نظریں ہٹا کر سامنے بیٹھی ریحانہ کو دیکھا:

بی اماں کے لیئے آپ کسی نرس کا انتظام کیوں نہیں کر دیتے؟؟؟

"روحی اپنی اسٹڈی چھوڑ کر ان کے اگے پیچھے پھیرتی ہے اور وہ اسکو اپنے ساتھ بٹھائے رکھتیں ہیں مجال ہے ذرا بھی اپنی پرواہ ہوا سے۔۔۔۔۔۔"

ریحانہ اتنے دن سے اس کی روٹین کو دیکھ دیکھ کر پیچ وتاب کھاتی رہتیں تھیں انھیں تو اس نے کبھی پانی کا گلاس نہیں پکڑایا، اور اب اپنے دن رات بی اماں پر وقف کر رہی تھی اس سے کہتیں تو اس نے آڑ جانا تھا۔۔۔اس لئے اب سراج کے سامنے بیٹھی اپنی بھڑاس نکال رہیں تھیں۔۔۔

آپ کو روحی کی اج اتنی پرواہ کیوں ہو رہی ہے؟؟

سراج نے چہرہ پر گہری سنجیدگی لاتے ہوئے پوچھا:

"یہ کیا بات کی آپ نے میری بیٹی ہے میں پرواہ نہیں کروں گی تو کون کرے گا۔۔ "۔۔

"اچھاااا! کچھ زیادہ جلدی یاد نہیں اگیا آپکو۔۔۔"

سراج نے استہزائیہ کہا:

"یہ جو اپکی بات بات پر طنز کرنے کی عادت ہے نہ اب اسے ترک کردیں۔۔۔۔ بزرگی کے دور اہے یہ قدم رکھ رہیں ہیں اس طرح کی باتیں کچھ زیب نہیں دیتی آپ کو"

سراج کی بات ریحانہ کو بچھو کی ڈنگ کی طرح لگی تھی۔۔۔اس لئے ان کی زبان نے زہر اگلا تھا۔۔۔

سراج الدین نے جواب میں مسکرا کر انھیں دیکھا اور اخبار انکھوں کے سامنے کر لیا۔۔۔۔

ریحانہ جلتی بھنتی وہاں سے واک آوٹ کر گئی۔۔۔

"یہ عورت کبھی نہیں سدھر سکتی۔۔۔"

سراج نے افسوس سے سر ہلاتے ہوئے کہا: اور پھر سے اخبار کے مطالعے میں گم

ہو گئے۔۔۔۔۔

****

روحی کو رتی برابر بھی احد کے نکاح سے فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔۔۔یا اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔۔احد کو تو ایسا ہی لگا تھا۔۔۔۔

احد اپنی زندگی خسارہ میں گزار رہا تھا اللہ نے بن مانگے اسکو نیک دل، سلجھی طبیعیت کی مالک لڑکی اسکی قسمت میں لکھ دی تھی۔۔۔۔۔

"آسانی سے مل جانے والی شئے انسان کو نا جانے کیوں راس نہیں آتی اور وہ مشکلات میں گھر کر ان چیزوں کے پیچھے بھاگتا پھرتا ہے جو اس کے نصیب میں نہیں۔۔۔۔"

حمنہ اتنی سردی میں تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟؟

عقب سے نسوانی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو اپنی چہرہ پر آئی نمی کو صاف کیا۔۔۔

"کچھ نہیں مامی ویسے ہی۔۔۔۔"

مسلسل رونے کی وجہ سے آواز بھاری ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

"اٹھو یہاں سے جاو اپنے کمرے میں۔۔۔۔۔"

روحیلہ نے اپنے کندھوں سے شال اتار کر اس کو اڑھائی۔۔۔

"جی ممگر۔۔۔۔۔۔"

کچھ کہنا چاہتی ہو؟؟

روحیلہ نے اس کے گریز کو محسوس کیا۔۔۔

"جی مامی اگر آپ کو برا نہ لگے تو میں گیسٹ روم میں قیام کرلوں۔۔۔۔۔"

حمنہ نے جھجھکتے ہوئے کہا:

روحیلہ نے اس کے الفاظوں کے پیچھے چھپی احد کے رویہ کو بخوبی محسوس کرلیا تھا وہ

اچھی طرح جانتی تھیں احد اتنی جلدی اسے قبول نہیں کرے گا۔۔۔۔

ہاں کیوں نہیں ابھی تو تمہاری صحیح سے رخصتی بھی نہیں ہوئی جب تک تم گیسٹ روم

میں رہ لو آمنہ کے چالیس ویں کے بعد ہم باقاعدہ شادی کریں گے دونوں کی۔۔۔۔۔

روحیلہ نے اسے باتوں سے بہلایا وہ اس نازک سی لڑکی کو اور دکھ نہیں دینا چاہتی

تھیں۔۔۔۔

وہ اپنی دھن میں تھیں جبھی اس کے مرجھاتے چہرے پر غور ہی نہ کرسکیں۔۔۔۔۔

****

کیا تم رک کر دو منٹ میری بات سن سکتی ہو؟؟

احد نے جھنجھلاتے ہوئے اس کے سامنے اکر اسکا راستہ روکا تھا۔۔۔

"بولو جلدی۔۔۔۔"

روحی نے اکتاہٹ کے ساتھ کہا:

احد نے اسکے اس رویہ پر ہونٹوں کو باہم بھینچ لیا تھا۔۔۔

شاید ضبط کر رہا تھا۔۔۔

"اب بولو بھی میں پہلے ہی لیٹ ہو گئی ہوں۔۔۔"

احد کو خاموش دیکھ کر روحی نے غصہ سے کہا:

"میں جانتا ہوں روحی تم اس لئے خفا ہو نا کہ میں نے نکاح کر لیا لیکن یہ نکاح میری مرضی کے خلاف ہوا ہے مجھے بلیک میل کیا گیا ہے۔۔۔۔"

احد نے بے بسی سے روحی کو دیکھا:

دیکھو احد پہلے کی بات کچھ اور تھی لیکن اب "تم شادی شدہ ہو تمہارا نکاح جس بھی حالات میں ہوا ہو لیکن اب وہ لڑکی تمہاری بیوی ہے اور تمھیں میری جگہ اسے اہمیت دینی چاہیئے۔۔۔۔۔"

روحی نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔۔۔

"وہ صرف مجبوری ہے زبردستی میری زندگی میں شامل ہو گئی ہے میں صرف تم سے محبت کرتا ہوں تم سمجھتی کیوں نہیں ہو۔۔۔۔"

احد نے جنجھوڑ کر رکھ دیا۔۔۔

"مرد کو اللہ نے طاقت ور بنایا ہے وہ اپنے تمام تر فیصلوں میں خود مختار ہے مجبوری کا لفظ تو عورت ذات کے لئے ہے۔۔۔۔"

روحی نے اسے ائینہ دکھایا کچھ لمحوں کے لئے تو وہ گنگ ہو گیا۔۔۔

"تمھیں میرے ساتھ ہونا چاہیئے تھا اور تم اس لڑکی کا ساتھ دے رہی ہو جسے تم نے دیکھا تک نہیں۔۔۔"

احد نے دکھ سے روحی کو دیکھا۔۔

احد کے چہرہ پر جو تاثرات تھے وہ ہر گز بھی نظر انداز کرنے والے نہیں تھے۔۔۔۔

اسے لگا اس لمحے وہ کمزور پڑ جائے گی لیکن وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی اگر وہ زرا بھی نرمی دیکھاتی تو حمنہ کے لئے زندگی مشکل ہو جاتی اور وہ یہ ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔

دیکھو آحد تم ایک سمجھدار انسان ہو تو یہ ٹین ایج والی حرکتیں کیوں کر رہے ہو؟؟

"تمہاری یہ ساری باتیں بے معنیٰ ہیں اس لئے تم میری فکر چھوڑو اور حمنہ کو سنبھالو ویسے بھی اس وقت مجھ سے زیادہ اسے تمہاری ضرورت ہے۔۔۔۔"

روحی اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گئی جبکہ پیچھے کھڑا وجود پتھر بن گیا تھا شاید کبھی نہ پگھلنے کے لئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇ اماں بی کو اللہ نے دو

بیٹے اور ایک بیٹی سے نوازہ تھا۔۔۔

رقیہ جب گیارہ سال کی ہوئیں تو متین صاحب اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔۔۔

اماں بی کو سنبھلنے میں عرصہ لگا تھا لیکن جب تک وہ صحت یاب ہوئیں تو ان کی ذمہ داری رقیہ کے ناتواں کندھوں نے اٹھالی۔۔۔

نظام الدین جو کہ رقیہ سے چھوٹے تھے اس کی دیکھ بھال سے ان کے قریب ہو گئے۔۔۔

سراج الدین نے کاروبار میں دھیان دینا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔

متین صاحب اپنے اہل و عیال کے لئے جائیداد چھوڑ کر گئے تھے روپیہ پیسے کی تو کمی تھی نہیں۔۔آہستہ آہستہ سب زندگی کی جانب واپس آنے لگے۔۔۔۔

زندگی نے کروٹ وہاں لی جہاں رقیہ نے بغاوت کا شور اٹھایا۔۔۔

کسی عزیز کی تقریب میں رقیہ کو واجد علی بھا گئے تھے انھیں بھی یہ سنجیدہ سی لڑکی پسند آئی تھی۔۔۔۔واجد علی کی ماں جب رقیہ کا ہاتھ مانگنے آئیں تو سراج الدین اور اماں بی کے صاف انکار پر مایوس ہو گئیں۔۔۔۔

رقیہ کے سوال اٹھانے پر انہوں نے یہ کہہ کر بات ختم کر دی کہ نہ تو ان کے گھر میں پیسے کی ریل پیل ہے اور نہ ہی وہ اپنی زندگی ہماری طرح عیش و عشرت سے بسر کر رہے

ہیں تم وہاں ایڈجیسٹ نہیں ہوسکو گی۔۔۔۔

"بات ختم کر دینے سے دلوں میں پنپنے والے جذبات تو ختم نہیں ہو جاتے ان کی یہ خاموشی جب ٹوٹی تو سب بکھر گئے متین صاحب کے گھرانہ میں پھوٹ پڑ گئی۔۔۔

رقیہ نے گھر سے فرار ہو کر واجد سے نکاح کر لیا تھا ایسے میں اماں بی ایک بار پھر ڈھے گئیں سراج الدین نے رقیہ کا بائیکاٹ کر دیا تھا جبکہ نظام الدین ان سے رابطے میں رہے تھے یہ بات نہیں تھی کہ انھیں ان کا یہ عمل پسند آیا تھا لیکن جب انھیں ساری بات معلوم ہوئی تو وہ اپنی آپا سے بائیکاٹ نہیں کر سکے۔۔۔

سراج الدین کو جب اس بات کا پتا چلا تو انہوں نے نظام الدین کو ان کا حصہ دے کر الگ کر دیا اماں بی اپنے گھروندے کو تنکا تنکا ہوتے دیکھتی رہیں منہ پر قفل لگائے انہیں عرصہ بیت گیا۔۔۔۔

دونوں نے اپنی اپنی پسند سے اپنے گھر بسا لئے۔۔۔

سراج الدین کی بیوی ریحانہ اکھڑ مزاج کی تھیں اور انھیں اس بات کا اندازہ شادی کے ایک سال بعد ہی ہو گیا تھا۔۔۔

سراج کے یہاں روحانہ کی پیدائش نے اماں بی کو ایک بار پھر زندہ کر دیا تھا انہوں نے روحانہ میں رقیہ کی شبیہہ دیکھی تھی۔۔۔۔

ریحانہ اپنے آزادانہ سرکل میں مصروف ہو کر روحی کو بھول گئیں تھیں سراج نے کئی بار انھیں سمجھایا لیکن وہ اپنی مصروفیات کو ترک نہ کر سکیں۔۔۔

روحی کی بگڑتی حالات کے پیش نظر انہوں نے اماں بی کی گود میں روحی کو دے دیا تھا یوں روحی اماں بی کی پرشفیق بانہوں میں پرورش پانے لگی۔۔۔

جبکہ نظام الدین نے اپنے مزاج کی سلجھی ہوئی روحیلہ سے شادی کرلی تھی اس شادی میں زیادہ اصرار رقیہ کی جانب سے کیا گیا تھا مائرہ اور وہ دونوں دوستیں تھیں پہلے اسکول اور پھر کالج میں ساتھ پڑھنے کی وجہ سے انکی دوستی گہری ہو گئی تھی رقیہ کو مائرہ بطور بھابھی کے روپ میں پسند آگئی تھی یوں رقیہ کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے نظام الدین کو مائرہ کے ساتھ بیاہ دیا گیا۔۔۔

نظام الدین کو اللہ نے دو بیٹوں سے نوازہ تھا علی اور احد۔۔۔

مائرہ کے دل میں بیٹی کے خواہش نے تشنگی اختیار کرلی تیسری اولاد جب اس دنیا میں آنے والی تھی تو وہ سیڑھیوں سے پھسل گئیں مس کیرج سے تیسری اولاد نے پیٹ میں ہی دم توڑ دیا ڈاکٹر نے انھیں جب یہ خبر سنائی کہ اب وہ کبھی ماں نہیں بن سکتیں ان کی یہ خواہش وہیں فنا ہو گئی۔۔۔۔۔

زندگی اپنی رفتار سے گزر رہی تھی جو کہ اسکا کام تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک سیمینار میں دونوں بھائیوں کی ملاقات نے ان کے دل میں آئے میل کو دھو دیا تھا یوں دونوں بھائیوں کا ایک دوسرے کے گھر میں آنا جانا شروع ہو گیا تھا رقیہ ان دونوں کے تعلقات کو آپس میں استوار دیکھ کر خود پیچھے ہٹتی چلی گئیں ان ہی کی وجہ سے دو بھائیوں میں اختلاف پیدا ہوئے تھے اور اب وہ دوبارہ ایسا نہیں چاہتی تھیں یوں انہوں نے اپنے شوہر سے بات کر کے اس علاقے کو خیر آباد کہہ دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رقیہ کی قسمت نے اسکا ساتھ دیا تھا ورنہ گھر سے بھاگنے والی لڑکیاں زیادہ تر اپنے زندگی ذلت کی نظر کر دیتیں ہیں۔۔۔۔

یہاں واجد صاحب نے رقیہ کو بھرپور مان، عزت اور محبت دی شاید یہی وجہ تھی کہ وہ میکہ کو بھولی ہوئیں تھیں رقیہ کے یہاں بیٹی کی پیدائش پر واجد ایک کار ایکسیڈینٹ میں خالق حقیقی سے جا ملے تھے۔۔۔۔۔

انھیں بیٹی کی پیدائش نے خوف زدہ کر دیا تھا شاید اللہ نے انھیں بتانا تھا کہ وہ جو کر چکی تھیں ان سے ان کی ماں پر کیا گزری تھی۔۔۔۔۔

حمنہ اپنی ماں کے شکی اور بے جا سخت رویہ میں پلی بڑھی اور تعلیم اس نے بی۔اے تک ہی حاصل کی تھی۔۔۔

ایک دن رقیہ کو استھیما کا شدید دورا پڑا حمنہ نے جیسے تیسے کر کے انھیں ہسپتال پہنچایا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اپنے ماموں نظام الدین کو ان کی حالت سے اگاہ کیا۔۔۔۔۔۔

اناًفاناًاُس کی زندگی کا فیصلہ کر دیا گیا وہ بے بس سی سب ہوتا دیکھتی رہی اس سے تو پوچھنا بھی گوارہ نہیں کیا گیا تھا اور جن حالات میں وہ پلی بڑھی تھی اگر کوئی پوچھتا بھی تو حامی بھرنے کے علاوہ اس نے کچھ نہیں کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اپنے آپ کو وقت کے حوالے کر دیا تھا۔۔۔۔۔

اسے تو یہ تک نہیں پتا تھا جس کے ساتھ اس کا نصیب جوڑا گیا تھا وہ کیسا تھا،اس کے دل میں اپنی شادی کو لے کر جو ارمان تھے وہ سارے بکھر گئے تھے اسے اپنی حیثیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی ہو گیا تھا کہ جس کا ساتھ اس نے قبول کیا تھا ایک ہفتہ گزرنے پر بھی اس نے پلٹ کر نہ دیکھا۔۔۔۔

یہ ہی ایک احساس تھا جو اسے اندر ہی اندر خوف زدہ کئے ہوئے تھا۔۔۔۔۔۔۔

****

"آپا کے چالیس ویں کو ایک ماہ ہو گیا ہے مجھے لگتا ہے اب احد اور حمنہ کا ولیمہ کر دینا چاہیئے۔۔۔جن کو نہیں پتا ان کو بھی پتا چل جائے گا ورنہ کافی سوالات کھڑے ہو جائیں گے۔۔۔۔۔"

مائرہ نے سامنے بیٹھے نظام الدین سے کہا جو کہ بھاپ اڑاتی چائے سے لطف اندوز

ہو رہے تھے۔۔۔

"ہممم۔۔۔۔ کہہ تو آپ ٹھیک رہیں ہیں۔۔۔۔"

تو پھر کب کی ڈیٹ رکھیں۔؟؟؟

"اسی ہفتہ کی رکھ لیں کوئی۔۔۔۔"

"چلو میں کرواتا ہوں ارینج ولیمہ۔۔۔۔"

"حمنہ ماشاءاللہ سے بہت پیاری بچی ہے دھیمہ مزاج کی بچی ہے احد کو سمیٹ لے گی

۔۔۔۔۔"

کیوں کیا ہوا احد کو؟؟؟

نظام الدین نے ماتھے پر بل ڈالتے ہوئے پوچھا:

"اچانک سے جو حالات پیدا ہو گئے اور اوپر سے اس کی زندگی کا اچانک سے فیصلہ کر دیا

گیا سنبھلنے میں تو ٹائم لگتا ہے نہ اور ولیمہ ہو جائے گا تو ہو سکتا ہے وہ حالات و واقعات کو

سمجھ لے۔۔۔۔۔"

مائرہ نے بات کو سنبھالا ورنہ نظام الدین کی سخت طبیعیت سے تو وہ بخوبی واقف

تھیں۔۔۔۔

"اگر سمجھ جائے تو بہتر ہے ورنہ مجھے سمجھانہ آتا ہے۔۔۔۔۔"

نظام الدین نے سخت لہجہ میں کہا:

"آپ غصہ نہ ہوں میں بات کروں گی اس سے آپ چائے پیئں۔۔۔۔"

****

روحی جب سے یونی سے آئی تھی چپ تھی بی اماں نے اس کی چپ کو محسوس بھی کیا تھا لیکن وہ اس خیال کے تحت خاموش رہیں کہ وہ خود ہی بتادے گی۔۔۔۔

کھانے کے وقت پر بھی وہ کھانہ کھانے نہیں گئی تو بی اماں پوچھے بغیر نہیں رہ سکیں۔۔۔۔۔

روحی بچہ کھانہ کھانے کیوں نہیں گئی؟؟؟

روحی جو بے آواز آنسو بہا رہی تھی دھیرے سے بولی۔۔۔

"ویسے ہی اماں دل نہیں کر رہا۔۔۔۔"

یہ ہی تو پوچھ رہی ہوں لڑکی کیوں دل نہیں چاہ رہا؟؟؟

اس بار روحی سے کوئی جواب نہیں بنا تو خاموش رہی۔۔۔۔

روحی سن رہی ہے نہ؟؟؟

"کیا بی اماں کھا لوں گی تھوڑی دیر میں۔۔۔۔۔"

روحی نے چڑ چڑے انداز میں کہا:

"چل جا نہیں بتاتی تو نہ بتا اب تجھے میرا کوئی کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔"

بی اماں چونکہ مسلسل روحی کی دیکھ بھال سے بہتر ہو گئیں تھیں باتیں کرنے بھی لگی تھیں۔۔۔

اب روحی کہ منہ موڑے لیٹے دیکھ کر بلیک میلینگ کرنے لگیں اور انھیں پتا تھا کہ یہ حربہ کامیاب ہو گا۔۔۔۔

"آج مجھے احد ملا تھا یونی میں۔۔۔"

"لو تو اس میں اداس ہونے والی کون سی بات ہے وہ تو روز تیرے ساتھ کالج جاتا ہے۔۔۔"

بی اماں نے عینک کو آنکھوں پر درست کرتے ہوئے کہا:

"وہ کہہ رہا تھا کہ یہ نکاح میری رضامندی سے نہیں ہوا میں تمھارے ساتھ شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"

روحی نے آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے کہا:

"پگلا گیا ہے کیا بلا کر لا اسے ابھی دماغ درست کرتی ہوں موئے کا۔۔۔"

"اوف او بی اماں۔۔۔۔"

"میری بات تو سن لیں پہلے۔۔؟؟"

"سنا۔۔۔"

بی اماں نے گھورتے ہوئے کہا:

"میں نے اسے صاف منع کر دیا میں کیوں حمنہ کی راہوں کو کھوٹا کروں۔۔۔۔۔"

"مجھے تجھ سے یہ ہی امید تھی میری بچی۔۔۔۔"

بی امان نے فوراً سے بیشتر اس کا ماتھا چوما۔۔۔۔۔

"لیکن۔۔۔۔"

روحی کا انداز سرگوشی لئے ہوا تھا لیکن بی اماں نے سن لیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن کیا روحی؟؟؟

"میں اس دل کا کیا کروں جو مانتا ہی نہیں۔۔ان ساری باتوں کے بعد بھی اسی کے ساتھ کے لئے حمکتا ہے۔۔۔۔۔"

روحی کی انکھوں سے اشک دل کا درد بن کر رواں تھے۔۔۔

بی اماں نے اسے اپنے سینے میں چھپا لیا۔۔۔۔

"ضروری نہیں کہ انسان کی کی جانے والی ساری خواہشات پوری ہو جائیں بعض اوقات انسان کو کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی خواب کو بھولانا پڑتا ہے اور یہ بھولانا اس سب سے بہت بہتر ہے جن خواہش کی تکمیل میں انسان اندھا ہو کر کسی کی زندگی سے

کھیلے۔۔۔۔۔"

بی اماں اپنے ہاتھ سے اسکا شانہ دھیرے دھیرے تھپک رہیں تھیں اور اپنے الفاظوں سے اسکا دکھ کم کر رہیں تھیں۔۔۔۔اور وہ آہستہ آہستہ پرسکون ہوتی جارہی تھی

۔۔۔۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

اج خلاف معمول اسے گھر میں چہل پہل سی محسوس ہوئی۔۔۔۔

سامنے صبرینہ اور مائرہ صوفہ پہ براجمان کسی تبصرے میں مصروف تھیں اور ان کے سامنے گولڈ کی جیولری اور کپڑے پھیلے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

احد تھکا ہارا یونی سے آیا تو وہیں مائرہ کے قریب بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

امی آپ لوگ کہیں جارہیں ہیں کیا؟؟؟؟

احد نے بکھرے ہوئے سامان کو دیکھ کر کہا:

نہیں مجھے کہاں جانا ہے؟؟

روحیلہ نے الٹا سوال داغا۔۔۔۔

"تو یہ پھیلاوا کیوں پھیلا یا ہوا ہے۔۔۔۔"

"لو بھلا نوشہ میاں کو تو کچھ پتا ہی نہیں ہے۔۔۔۔"

جواب مائرہ کی بجائے صبرینہ نے دیا:

ہیں؟؟ہیں۔۔۔کون نوشہ میاں بھابھی؟؟؟؟

احد نے چونکتے ہوئے پوچھا:

پتا پتا بوٹا بوٹا،

حال ہمارا جانے ہے،

جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے،

باغ تو سارا جانے ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صبرینہ نے معنی خیزی سے شعر پڑھا:

"اف بھابھی کیا پہلیاں بجھوا رہی ہیں امی آپ ہی بتا دیں۔۔۔۔۔"

روحیلہ نے مسکراتے ہوئے احد کو دیکھا:

"اوہ اچھا اچھا۔۔۔مجھے یاد آیا بھائی کہیں دوسری شادی تو نہیں کر رہے۔۔۔۔۔"

احد نے مسلسل ہنستی صبرینہ کو دیکھ کر کہا:

صبرینہ نے گھور کر احد کو دیکھا اور پاس پڑا کشن اس کی طرف پھینکا جسے احد نے آسانی

سے کیچ کر لیا تھا۔۔۔۔

:تم اپنی خیر مناؤ فلحال تو تمہارے ولیمہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔۔۔۔"

روحیلہ نے بتایا تو احد کی ہنسی کو بریک لگا:

کیا مطلب میرا ولیمہ؟؟

احد نے سنجیدہ لہجہ میں کہا:

کیوں بھئی نکاح کے بعد ولیمہ کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے کیا؟؟

"اب تم تو خوش ہو نکاح کروا کر رشتہ داروں کو بھی تو منہ دینا پڑتا ہے نہ۔۔۔۔۔"

احد نے نگاہ اٹھا کر علی کو دیکھا جو بریک ٹائم میں آفس سے آیا تھا وہیں صبرینہ کے برابر میں بیٹھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا:

"مجھے کسی نے بتانا بھی مناسب نہیں سمجھا۔اب بھی کیوں بتایا ڈاریکٹ ولیمہ والے دن ہی بتا دیتے۔۔۔۔"

علی نے احد کے ناراض تاثرات کو دیکھ کر ایک سرد آہ بھری۔۔۔۔

"نکاح تو ہو ہی چکا تھا اب ولیمہ تو آج یا کل کرنا تو تھا نہ۔۔۔۔"

علی نے احد کو سمجھانہ چاہا۔۔۔۔

احد بغیر جواب دیئے آٹھ کر چلا گیا جبکہ علی نے اسے حدِ نگاہ تک جاتا ہوا دیکھا

تھا۔۔۔۔۔

"یااللہ کیا کروں میں اس لڑکے کا۔۔۔اب اس پیاری سی بچی سے کیا کہوں کہ کیوں اسکا رویہ ایسا ہے۔"

مائرہ فکرمندی سے بولیں۔۔۔۔

"آپ پریشان نہ ہوں ہو جائے گا ٹھیک کچھ ٹائم دیں اسے۔۔۔۔"

"اور کتنا ٹائم دوں ایک مہینہ ہو گیا اس کے نکاح کو جبکہ اس نے حمنہ سے بات تک نہیں کی وہ تو شکر ہے کہ نظام کو نہیں پتا ورنہ وہ تو قیامت ہی کھڑی کر دیتے۔۔"

"ابھی تو وہ صرف اتنی سی بات پر ہی اتنے خفا تھے۔۔۔۔"

"چلیں میں سمجھاوں گا اسے شام کو۔۔۔"

"صبرینہ تم زرا کھانہ لگواو میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔"

علی صبرینہ کو کہہ کر روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔۔

****

یہ کس کا کارڈ ہے؟؟

"احد کے ولیمہ کا۔۔۔"

"اوہ اچھا۔۔۔۔"

روحی چپ سی ہو گئی تھی۔۔۔۔

پلٹ کر اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔

اس کی چال میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی جسے سراج الدین نے صاف محسوس کیا تھا۔۔۔

"یہ تو ان کی دلی خواہش تھی کہ احدان کا داماد بنے کئی دفعہ تو بی اماں سے بھی اس موضوع پر بات ہو چکی تھی لیکن جب فیصلہ آسمان سے اترتے ہیں تو زمین والوں کی کوششیں بیکار جاتی ہیں۔۔۔۔۔"

اور ساری بات جب نظام الدین نے ان کے سامنے رکھی تو انہوں نے بھی اس فیصلہ کو قبول کر لیا تھا۔۔۔

حمنہ ان کی اپنی بھانجی تھی اور رقیہ کی بیماری کا جب انھیں پتا چلا تو کئی دن تک تو وہ گم سم سے ہو گئے تھے لیکن یہ بات بی اماں کے علم میں نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔

ان کی طبیعت کوئی بری خبر برداشت کرنے کی متحمل نہیں تھی۔۔۔۔۔

سنا آپ نے احد کا ولیمہ ہو رہا ہے؟؟

"اور ہمیں بھنک تک نہیں لگنے دی آپکے بھائی اور بھاوج نے"

ریحانہ کسی آفت کی طرح وہاں نازل ہوئیں تھی سراج کو تو خیر ایسا ہی لگا تھا۔۔۔

نظام نے طویل بحث سے بچنے کیلئے اپنے آپ کو سامنے رکھی فائلوں میں مصروف کر لیا

تھا۔۔۔

گویا کہہ رہے ہوں میرے پاس ان فضول باتوں کے لئے ٹائم نہیں ہے۔۔۔۔۔

"میری باتیں تو بے کار ہی لگے گی اب تمھیں۔۔۔ تمھیں بھلے ہی اپنی بیٹی کی کوئی فکر نہ ہو لیکن مجھے اچھی طرح پتا ہے کہ روحی کے لئے کیا اچھا ہے۔۔ تم اپنی فائلوں میں سر کھپاو۔۔۔

میں نے کامران سے روحی کا رشتہ طے کر دیا ہے۔۔۔اسی ہفتہ آپا تاریخ دینے آرہی ہیں۔۔۔۔۔"

ریحانہ کی بات پر نظام الدین کی رگیں تن گئیں وہ ایک جھٹکے سے اٹھے۔۔۔

تم نے کس سے پوچھ کر یہ فیصلہ کیا ہے؟؟؟؟

"میں ماں ہوں روحی کی مجھے اپنی بیٹی کے لئے فیصلہ لینے کے لئے کسی سی پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔"

جواباً ریحانہ نے بھی اسی تنتنے سے کہا:

"اچھا جو تم نے اسے پیدا کرنے کیلئے جو تکلیف اٹھائی تھی اب وہ تم سود سمیت وصول کرنا چاہتی ہو۔۔"

"تم تو۔۔۔۔۔۔۔"

میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی۔۔۔

نظام الدین نے ہاتھ کے اشارے سے ریحانہ کو بولنے سے روکا۔۔۔۔

"گر تم ایسا سوچتی ہو تو یہ تمہاری نہایت غلط فہمی ہے کہ روحی کا فیصلہ تم کرو گی۔۔۔

تم کیا روحی کے فیصلہ کا اختیار تو میرے پاس بھی نہیں ہے یہ اس کی زندگی ہے اور اس

کی زندگی کے بارے میں بی اماں خود مختار ہیں ان کا جو بھی فیصلہ ہو گا وہ مجھے بخوشی منظور

ہو گا۔۔۔۔۔۔۔"

"آپ آپ جا سکتی ہیں۔۔۔۔۔"

نظام الدین نے دروازے کی جانب اشارہ کیا۔۔۔۔۔۔

گویا ریحانہ کو انکی اہمیت واضح الفاظوں میں بتادی گئی تھی۔۔۔۔

****

"حمنہ کیا ہوا چلو جلدی کرو۔۔۔۔"

"جی بھابھی بس چادر لے لوں۔۔۔"

حمنہ نے سر پر سندھی کڑائی والی چادر کو جماتے ہوئے کہا:

یہ تمہاری انکھیں کیوں ریڈ ہو رہیں ہیں؟؟

"پتانہیں بھابھی اپ چلیں دیر ہورہی ہے۔۔۔۔۔۔"

حمنہ نے ان کا دھیان بازار کی جانب لگایا۔۔۔

برائیڈل سوٹ لینے کیلئے صبرینہ اور حمنہ ہی جارہی تھیں۔۔

احد اپنی ضد پر ہی آڑا ہوا تھا نہ کھانے کے لئے ٹیبل پر آتا اور نہ ہی کسی سے بات کرتا

۔۔۔

آفس سے اکر اپنے کمرے میں بند ہو جاتا تھا۔۔۔

سراج الدین کافی دنوں سے اسکی روٹین دیکھ رہے تھے لیکن جب وہ ولیمہ کی شاپنگ پر

بھی جانے کے لئے تیار نہیں ہوا تو سراج الدین نے دوٹوک بات کرنے کا سوچتے

ہوئے ملازم سے اسے بلوایا۔۔۔۔۔

آپ نے بلوایا تھا؟؟؟

ماتھے پہ بکھرے بال انکھوں کے سرخ پپوٹے دکھنے میں وہ سنجیدہ سنجیدہ سا دنیا سے

بیزار لگ رہا تھا جیسے یہاں بھی زبردستی کھڑا ہو۔۔۔۔۔۔

"شکر ہے تم نے میرے بلاوے کو قبولیت کا شرف بخشا۔۔۔۔"

اس سے زیادہ بھرپور سنجیدگی لیے ہوئے بھاری آواز میں سراج الدین اس سے مخاطب

ہوئے۔۔۔

آپ کو کوئی کام تھا؟؟

احد نے ان کہ گہرے طنز کو ضبط کرتے ہوئے وجہ پوچھی۔۔۔۔

کیوں کہ اسکا قطعی کوئی بحث کا موڈ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

تم نے ولیمہ کے لئے اپنا سوٹ لے لیا؟؟

"نہیں۔۔۔۔"

کیوں؟؟؟

"نہ ہی مجھے کوئی ولیمہ کرنا ہے اور نہ ہی کوئی سوٹ لینا ہے یہ سب میری مرضی کے برخلاف ہو رہا ہے۔۔۔اور مجھے کوئی شوق نہیں ہے ولیمہ آٹینڈ کرنے کا۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دماغ درست ہے تمہارا یہ کیا بکواس کر رہے ہو؟؟

سراج الدین ہتھے سے اکھڑ گئے۔۔۔

ان کی آواز کو نیچے لاونج میں موجود تمام افراد نے سنی تھی۔۔۔۔۔

کیوں ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہوں جب اس سب میں میری کوئی خوشی شامل نہیں تو پھر کہاں کا دلہا اور کہاں کا ولیمہ۔۔۔۔

"اگر تم خیریت چاہتے ہو تو سیدھی شرافت سے جا کر اپنا سوٹ لے آو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔۔"

سراج الدین نے اونچی آواز میں کہا:

"آپ نے جو کرنا تھا کر لیا اب آپ مجھ سے کسی اچھے کی امید نہ رکھیں۔۔۔"

وہ ہمیشہ سے ایک سلجھا ہوا اور خوش اخلاق رہا ہے سراج الدین کو اپنے اس بیٹے پر فخر محسوس ہوتا تھا نجانے کیوں وہ دفعہ ان کی امیدوں کو توڑ گیا اور نہایت بدلحاظ اور تلخ ہو گیا تھا۔۔۔۔

سراج الدین کو لگا شاید انہوں نے اسکی شادی حمنہ سے کروا کے بہت بڑی غلطی کر دی ۔۔۔۔

سراج الدین کو اپنے بائیں بازو پر تکلیف کا احساس ہوا ان کے چہرہ پر غصہ کی بجائے اب تکلیف کے اثار موجود تھے۔۔۔۔

کیا ہوا بابا؟؟

طبیعت تو ٹھیک ہے آپ کی۔۔؟؟؟

احد نے سراج الدین کو دل پر ہاتھ رکھے بیٹھتے ہوئے دیکھا تو ایک ہی جست میں ان تک پہنچا۔۔۔۔۔

" ککککچھچھ نہیں ہوااا جااا ؤ یہاں سے ے ے۔۔ "

احد نے انکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے انھیں اپنے مضبوط و توانا ہاتھوں میں تھاما اور

دراوزہ کی جانب بھاگا۔۔۔۔۔

سب جوان ہی گفتگو کو سن رہے تھے احد کو اس حالت میں دیکھتے ہوئے سن رہ گئے۔۔۔

آحد ایسے اٹھایا ہوا تم نے انہیں؟؟

ان تمام لوگوں میں موجود جو نسوانی آوازائی تھی وہ مائرہ کی تھی۔۔۔

علی کو ہوش ایا تو وہ جلد ہی احد کے پاس بھاگا۔۔۔۔

بھائی اپ جلدی سے گاڑی نکالیں ہمیں ہسپتال جانا ہے فوراً جلدی کریں۔۔۔۔

"امی آپ پریشان نہ ہون کچھ نہیں ہوا"

علی انہیں کہتا ہوا پورچ کی جانب بھاگا۔۔۔۔

انا ً فاناً انھیں ہسپتال پہنچایا گیا۔۔۔۔۔۔۔

****

یہ خبر نظام تک بھی پہنچ گیُ تھی۔۔۔

لیکن انہوں نے اماں بی کو بتانا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔

وہ اس وقت کسی میٹنگ میں تھے جب علی نے انھیں کال پر بتایا۔۔۔۔

جلد سے جلد وہ سب کچھ وائنڈاپ کر کے ہسپتال پہنچے۔۔۔۔

تو سامنے علی اور احد کو ٹہلتا ہوا پایا۔۔۔

جو پریشانی سے ادھر ادھر چکر کاٹ رہے تھے۔۔۔

گھر سے مسلسل کال آرہی تھی لیکن وہ بتاتے بھی کیا ڈاکٹر کا عملہ جب سے آئی۔سی۔یو میں گئے تو آدھے گھنٹے تک بھی باہر نہیں آئے۔۔۔۔۔

ابھی وہ علی سے سراج کی بگڑتی ہوئی طبیعت کی وجہ ہی پوچھتے کہ ایک سینیئر ڈاکٹر گلے میں استیتھواسکوپ ڈالے ان کی جانب آیا۔۔

"آپ کے پیشنٹ اب خطرے سے باہر ہیں۔۔۔۔

پریشانی والی کوئی بات نہیں۔۔۔۔"

ڈاکٹر کی بات پر احد کی رکی ہوئی سانس بحال ہوئی۔۔۔

لیکن بابا کو ہوا کیا تھا؟؟؟

"انھیں مائیز ہارٹ اٹیک ہوا تھا اگر آپ انھیں وقت پر یہاں نہیں لاتے تو یہ میجر بھی ہو سکتا تھا۔۔۔۔ "

احد نے شرمندگی سے سر جھکایا۔۔۔۔۔

"اوکے آپ میں سے کوئی میرے روم میں اجائے مجھے پیشینٹ کے بارے میں کچھ ڈسکشن کرنی ہے۔۔۔۔۔"

علی سر اثبات میں ہلاتا ہوا ڈاکٹر کے پیچھے چل دیا۔۔۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

آپ یقیناً حمنہ ہیں؟؟؟

روحی نے لاونج میں بیٹھی حمنہ سے پوچھا جو میگزین سامنے کئے پڑھنے کے بجائے کہیں اور ہی خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔

"جی جی میں حمنہ ہوں۔۔۔"

سوری میں نے آپ کو پہچانا نہیں؟؟

حمنہ نے سامنے کھڑی خوبصورت سی روحی کو پسندیدہ نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

اسکے نین نقش پرکشش ہونے کے ساتھ ساتھ حسین بھی تھے۔۔۔۔۔۔

"میں سراج الدین کی بیٹی ہوں آپ کی مما میری پھپھو ہیں۔۔۔"

روحی نے اپنا تعارف کروایا۔۔۔

"تھیں""اب وہ نہیں ہیں اس دنیا میں۔۔۔۔"

حمنہ سمجھی رقیہ کی وفات کا روحی کو پتا نہ ہو۔۔۔۔۔۔

کیوں حمنہ ان کے دوسری دنیا میں چلے جانے کے بعد کیا میرا ان سے رشتہ ختم ہو گیا؟؟

روحی نے نرمی سے پوچھا:

"نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا میں سمجھی آپ بے خبر ہیں اس لئے میں نے تھیں

کہا۔۔۔"

"اچھا اچھا ویسے تم ہو بہت پیاری ہو احد سچ میں خوش قسمت ہے۔۔۔۔"

روحی نے صاف گوئی سے کہا:

حمنہ پھیکی ہنسی ہنس دی۔۔۔۔اب ضروری تو نہیں وہ ہر انسان کے سامنے اپنا رونا

روئے۔۔۔۔

"بائے داوے میں یہاں چاچو سے ملنے آئی تھی۔۔۔"

ابھی کیا وہ روم میں ہیں؟؟

"جی روم میں ہی ہیں۔۔"

اوہ تم یہاں کیسے؟؟؟

"آج تو ہمارے گھر میں رونق لگ گئی۔۔۔۔"

عقب سے آتی آواز پر دونوں نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔

"میں اے ون تم سناو۔۔۔۔"

روحی کا لہجہ عام ہی تھا اس کہ برعکس حمنہ کے چہرہ کا رنگ فق ہو گیا تھا۔۔۔۔

اسے احد سے پہلی ملاقات از بریاد آ گئی تھی۔۔۔۔

احد تم آج گھر پر کیا کر رہے ہو اس ٹائم تو تم یونی میں ہوتے ہو؟؟

وہ ابھی مڑ کر جانے ہی لگتی کہ روحی کی آواز نے اس کے پاوں جکڑ لئے۔۔۔۔۔

تو تو یہ ہی ہیں احد اس کا مطلب ہے اس دن یہ مجھے پہچان گئے تھے جبھی ان کا لہجہ ایک دم بدل گیا تھا۔۔۔۔

روحی کی انکھوں میں بہت سا پانی جمع ہو گیا تھا۔۔۔

وہ بڑے بڑے قدم اٹھاتی ہوئی وہاں نکلتی چلی گئ۔۔۔

احد نے اسکے ہاتھ کو چہرے پہ جاتے اور انکھوں کو رگڑتے ہوئے دیکھا تھا پتا نہیں کیوں اسے بے چینی سے ہوئی تھی حمنہ کو روتا ہوا دیکھ کر۔۔۔۔۔

روحی بھی نظام الدین کے روم میں جا چکی تھی۔۔۔۔۔۔

تو طے ہوا حمنہ کہ یہاں بھی تمھاری قسمت نے ساتھ نہیں دیا۔۔۔اس کے دل میں ایک امید تھی کہ اسے شوہر نے ابھی اسے دیکھا نہیں ہو سکتا ہے جو وہ سوچ رہی ہو وہ غلط ہو۔۔۔۔

لیکن وہ صحیح سوچ رہی تھی وہ اس پر جبراً مسلط کی گئ تھی۔۔۔۔۔۔

****

نظام الدین ڈسچارج ہو کر گھر آ گئے تھے۔۔۔

دو تین دن میں جا کر ان کو چلنے پھرنے کی اجازت دی گئ تھی۔۔۔۔

احد نے پھر کوئی ہنگامہ نہیں کیا مائرہ پوچھ پوچھ کر تھک گئیں تھیں لیکن نظام نے نہیں بتایا۔۔۔۔۔۔

احد سے ہی انھیں پتا چلا تو وہ خوب ناراض ہوئیں۔۔۔۔۔۔

احد نے خاموشی سے جاکر مارکیٹ سے شاپنگ کرلی تھی۔۔۔۔۔

حمنہ کی تو تمام دلچسبی ہی جھاگ کی طرح بیٹھ گئی تھی پہلے تو ایک نہنی سی امید تھی اب تو وہ بھی دم توڑ گئی تھی پھر کس بات سے دل کو بہلاتی کوئی اسی بات یا کوئی ایسی بات ہی نہیں ہوئی تھی اس کے اور احد کے درمیان کس بلبوتے پر وہ خوشیاں مناتی۔۔۔۔۔

مائرہ کا تو دل تھا کہ وہ احد کے سارے فنکشن کرتیں لیکن احد کا سنجیدہ اور لیا دیا سا انداز اوپر سے نظام الدین کی طبیعت بھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں تھی۔۔۔۔ تو مائرہ پھر چپ ہو گئیں۔۔۔۔۔۔

چونکہ آج ولیمہ تھا تو گھر میں رونق لگی ہوئی تھی دور کے رشتہ دار آئے ہوئے تھے ایسے میں صبرینہ تو گھن چکر بن کر رہ گئیں تھی۔۔۔۔۔

حمنہ سام کو ہی پارلر روانہ ہو گئی تھی اور اب سب ہال کا رخ کر رہے تھے۔۔۔۔

ارے رے دلہے میاں آپ کہاں چل دیئے؟؟

احد کو نک سک سا تیار شیار اکیلے باہر جاتا دیکھ کر بھابھی نے پوچھا۔۔۔۔

"کہیں نہیں اماں بی کو لینے جارہا ہوں۔۔۔ "

اتنے میں مائرہ اپنی ساڑی کا پلو سنبھالتے ہوئے احد کی جانب آئیں۔۔۔

"ماشاءاللہ اللہ نظر بد سے بچائے۔۔"

مائرہ نے سامنے کھڑے بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس احد کی بلائیں لی جو نہایت پر وقار اور وجیہہ لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"آمین۔۔۔"

برابر میں کھڑی صبرینہ نے بھی اونچی آواز میں کہا:

"اچھا امی میں ابھی آیا۔"

ارے رک تو کہاں ؟؟

"اماں بی کو لینے جارہا ہوں۔۔۔"

****

حمنہ کو صبرینہ اور علی پارلر سے لے آئے تھے سب جانے کے لئے تیار لاونج میں موجود تھے۔۔۔۔۔

اماں بی میں اجاوں ؟؟؟؟

احد نے دروازہ کے باہر سے اجازت لی۔۔۔۔

اجا اجا اندر ا جا وہاں کیوں کھڑا ہے۔؟؟

اماں بی نے انے کا کہا۔۔

یہ کیا اماں آپ تیار نہیں ہوئیں؟؟

احد نے اماں بی کو سادھے حلیے میں دیکھا تو خفگی سے کہا۔۔:

"لو تو مجھے کون سا ہار سنگھار کرنا ہے۔ تیار ہوں میں تو۔۔۔"

"ویسے آپ کو ہار سنگھار کی ضرورت بھی نہیں ہے آپ تو ابھی بھی اتنی حسین ہیں قسم سے دادا جی ہوتے تو اس عمر میں بھی آپ پر فدا ہو جاتے۔۔۔"

"چل چل زیادہ مسکے نہ لگا"

اماں بی نے احد کے کندھے پر دھپ رسید کے۔۔۔۔

"کیا اماں بی اج تو میں دلہا بنا ہوا ہوں اج تو نہ ماریں۔۔۔"

احد نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اتنے میں روحی ڈریسنگ روم سے تیار ہو کر نکلی۔۔

فل میکسی اور ہلکا سا میک میں وہ پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

احد کو اپنی نظر ہٹانا بہت مشکل کام لگا تھا۔۔۔۔

"چلیں بی اماں جلدی کریں سب ویٹ کر رہے ہیں گھر میں۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احد ایک دم سے سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

اس کے چہرہ کے بدلتے رنگوں کو اماں بی نے بخوبی محسوس کیا تھا انھوں نے ایک زمانہ گزارا تھا تو کیا وہ احد کے چہرہ پہ لکھی تحریر کو نہ سمجھتیں۔۔۔۔۔۔

"روحی جا تو اپنے باپ کو دیکھ جا کر میں آ رہی ہوں۔۔۔۔"

روحی سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔

احد نے بی اماں کو دیکھا جو بہت غور سے اسے دیکھ رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہیں ہیں۔؟؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"دیکھ احد تو مجھے اتنا ہی عزیز ہے جتنا مجھے روحی پیاری ہے تیرا ساتھ حمنہ کے سنگ ہی لکھا تھا پہلے جو بھی باتیں ہوئی ہوں وہ سب ماضی تھا جو گزر چکا ہے اب تیرے سامنے حال ہے اور اس حال میں حمنہ ہے جو کہ تیری بیوی ہے میں ہر گز یہ نہیں چاہوں گی کہ تو حمنہ کے حقوق میں کوتاہی برتے۔۔۔۔"

تو سمجھ رہا ہے نہ؟؟؟

اماں بی نے سر جھکائے احد سے پوچھا۔

"جی اماں بی۔۔۔"

"میرا چاند مجھے یقین ہے کہ تو مجھے کبھی نراش نہیں کرے گا۔۔۔۔۔"

اماں بی نے احد کا ماتھا چوما۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

برقی قمقوں سے پورے ہال کو سجایا ہوا تھا مہمان تقریباً سارے ہی آچکے تھے۔۔۔۔

حمنہ ولیمہ کی دلہن بنی ہوئی پرپل اور گولڈن کے باریک سے کام کہ شرارے میں

ملبوس ڈارک میک اپ کے ساتھ وہ کسی اور ہی دنیا کی لگ رہی تھی اپسرا اور حسین لفظ

تو اسکے اگے کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔۔

احد کے برابر میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔

احد نے ایک دفعہ کے بعد دوسری دفعہ دیکھنا بھی گنوارہ نہیں کیا۔۔۔۔

وہاں موجود سب نے ہی انھیں مبارک باد دینے کے ساتھ ساتھ تعریفات سے بھی

نوازہ تھا۔۔۔۔۔

"لیکن ان دونوں کو شاید اس کی ضرورت نہیں تھی جب دلوں میں ہی کوئی جذبہ نہیں

تھا تو تعریفوں سے کیا ہوتا۔۔۔۔۔۔"

تقریب اپنے اختتام کو پہنچی تو سب ہی اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہونے لگے۔۔۔۔۔۔

حمنہ شش و پنج میں مبتلا تھی کہ کیا کرے چینج کرے نہ کرے۔۔۔اخر کار فیصلہ کرتے

ہوئے وہ ڈریسنگ کی جانب بڑھی تھی کہ دھڑ سے دروازہ کھلا اور پوری قوت سے احد

نے بند کیا حمنہ سہم سی گئی۔۔۔

احد کے تاثرات خطرناک حد تک سنجیدہ تھے۔۔۔۔۔

احد نے بیڈ کے پاس کھڑے وجود کو غیض و غضب سے گھورا۔۔۔۔

حمنہ کو اسکا یہ رویہ سوچنے پر بھی سمجھ نہ آیا اسے جہاں تک یاد تھا اس سے آخری ملاقات اسی دن ہوئی تھی اس کے بات تو کوئی بات ہی نہیں ہوئی تھی پھر اب۔۔۔۔

کیوں کھڑی ہو یہاں؟؟؟

احد نے پاس آتے ہوئے زور سے کہا:

"وہ میں جا ہی رہی تھی۔۔۔۔"

"چپ بلکل اب کہاں جاوگی میری زندگی میں زبردستی تو مسلط ہو چکی ہو۔۔۔ لیکن ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا میرے دل میں کبھی نہیں اسکتیں اس دل میں صرف اور صرف روحی ہے۔۔۔۔۔۔۔اب دفعہ ہو جاو یہاں سے۔۔۔"

حمنہ آنسو بہاتی ڈریسنگ روم میں بند ہو گئی۔۔۔

احد کا غصہ کسی طور کم ہی نہیں ہو رہا تھا اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی تمام پرفیومز کو زمین پر دھکیل دیا تھا جو کہ زمین پر کرچی کرچی ہو کر بکھر گئیں تھیں۔۔۔۔

دروازے کے پار کھڑی حمنہ کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔

یہ شیشہ دل مسکن تیرا

جو کنکر سے بھی ٹوٹ گیا

لفظوں کے نوکیلے کنکر سے

اب اور کسے تم توڑو گے

یہ تن من کرچی کرچی ہے

بکھرے شیشہ کیا جوڑو گے۔۔۔۔۔

****

آج ناشتہ کی ٹیبل پر نظام الدین کی ساری فیملی موجود تھی اماں بی رات یہیں رک گئی تھیں۔۔۔۔

سب آحد اور حمنہ کا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔۔

"اسلام و علیکم ایوری ون۔۔۔"

"و علیکم سلام"

نظام کے علاوہ سب نے ہی اس کے سلام کا جواب دیا تھا جسے احد نے بخوبی محسوس کیا تھا۔۔۔۔

"تم اکیلے ہی آ گئے حمنہ کہاں ہے جاوا سے بھی لے کر آو۔۔۔"

مائرہ نے آحد کو بیٹھتے ہوئے دیکھا تو ٹوک گئیں تھیں۔۔۔

احد جانا تو۔ نہیں چاہتا تھا لیکن تایا کی ساری فیملی موجود تھی اس لئے مجبوراً اٹھ گیا۔۔۔

ڈریسنگ روم کا دروازہ ابھی تک بند ہی تھا۔۔۔

ہاتھ کی مٹھی سے دروازے پر دستک دی گئ۔۔۔

حمنہ جو نجانے کون سے پہر روتے روتے نیند کی وادی میں چلی گئ تھی آواز پر ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھی۔۔۔

ہلکی ہلکی آواز کو سنے لگی۔۔۔۔

"اگر تم نے دروازہ نہ کھولا تو میں توڑ دوں گا پھر انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حمنہ نے جلدی دروازہ کھولا۔۔۔

احد نے اسے دیکھا جو رات کے ہی حلیہ میں تھی میک اپ البتہ مسلسل رونے سے رھل گیا تھا لیکن ابھی بھی ہلکے ہلکے نشان واضح تھے میک اپ کے۔۔۔۔

"پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس جلد از جلد اپنا حلیہ درست کر کے آو سب نیچے ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔"

احد کی آواز میں سختی تھی۔۔۔ حمنہ گرتے پڑتے واش روم میں بھاگی تھی ایک تو کمرے کا حال ایسا تھا جیسے رات طوفان آیا ہو۔۔۔۔۔۔

رات کس طرح گزاری تھی اس نے یہ تو وہ اور اسکا خدا ہی جانتا ہے۔۔۔۔

احد کے الفاظ اس کی روح کو تار تار کر گئے تھے۔۔۔کس کس بات کا غم مناتی وہ اپنی ذات کی نفی کا یا اپنے زبردستی مسلط ہو جانے کا۔۔۔

کہنے والوں کا کچھ نہیں جاتا۔۔

سہنے والے کمال کرتے ہیں!!

حمنہ نے بھی سہہ تو تھا اس کے الفاظ دل پر چاہے جتنے بھی زخم لگے ہوں لیکن اس نے لب سی لئے تھے۔۔۔

"شکوہ و شکایت وہاں کی جاتی ہے جہاں کوئی سننے والا ہو۔۔۔۔"

حمنہ چینج کر کے باہر آئی تب تک احد نے کمرے کی حالت کسی حد تک ٹھیک کر لی تھی

۔۔۔۔۔

احد بیڈ کے سامنے رکھے کاوچ پر بیٹھا ہوا اسی کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔

حمنہ نے اسے دیکھا بھر جھجھکتے ہوئے آئینہ کے سامنے کھڑی ہو کر بال سلجھانے لگی جب کہ احد اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا۔۔۔

"شادی شدہ عورت تیار ہوتے جب اچھی لگتی ہے جب اس کا شوہر اسے پسند کرے
---"

ایک اور وار کیا گیا تھا۔۔

حمنہ لپ اسٹک لگاتے ایک لمحہ کے لئے ساکت ہوئی تھی لیکن پھر اس کے لفظوں میں
پروئے ہوئے زہر کو اپنے اندر اتارتے ہوئے دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئ۔۔

احد کو شدت سے اپنے نظر انداز کر جانے کا احساس ہوا تھا۔۔

احساس توہین سے اسکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔

حمنہ آئینہ کے سامنے سے ہٹتے ہوئے کندھوں پر ڈلے ہوئے ڈوپٹہ کو ٹھیک سے سر پر
جماتی ہوئی دروازہ کی جانب بڑھ گئ۔۔۔۔۔

احد ایک سرد سی سانس خارج کرکے اس کی تقلید میں کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔

"اسلام و علیکم"

حمنہ نے باآواز بلند سلام کیا اور بی اماں کے سامنے ہلکا سا جھکی۔۔۔۔۔

"وعلیکم سلام"

وہاں موجود سب نے مشترکہ جواب دیا۔۔۔۔

"جیتی رہو خوش رہو اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے۔۔۔"

اماں بی نے دعائیں دیتے ہوئے اسکا ماتھا چوما۔۔۔۔

فرط جذبات سے انکے انکھوں میں نمی جھلکنے لگی تھی۔۔۔۔

اماں بی سے دعائیں لے کر وہ سراج الدین کی جانب آئی انہوں نے بھی دعائوں سے نوازہ پھر سب نے باری باری تحفہ دیئے۔۔۔

کہاں اس نے اتنے رشتہ، اتنی محبتیں دیکھیں تھیں۔۔۔۔

اس لمحہ اسے رقیہ کی شدت سے یاد آئی تھی۔۔۔۔۔

خوش گوار ماحول میں ناشتہ کیا گیا تھا۔۔۔

اس سارے عرصہ میں احد خاموش نگاہوں سے ان سب کو دیکھ رہا تھا جو حمنہ سے خوش دلی سے مل رہے تھے۔۔۔

"کیا ہو جاتا اگر اس۔کی جگہ روحی میری بیوی کی حیثیت سے یہاں موجود ہوتی تو۔۔ میں تو خوش اور مطمئن ہوتا نہ۔۔کم از کم منافقت کا لبادہ تو نہ اوڑھنا پڑتا۔۔۔۔"

احد روحی کو دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا روحی کو احساس ہوا تو اس نے نظریں اٹھائیں۔۔۔۔

احد کو یک ٹک اپنے جانب دیکھتا پا کر اس نے تیوری چڑھا کر احد کو گھورا تھا۔۔۔۔۔

"نظام میں اپنی بیٹی حمنہ کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں مکلاوے کے طور پر۔۔۔"

سراج الدین نے ناشتہ سے فارغ ہو کر بات کو آغاز شروع کیا۔۔۔۔

"جی جی بھائی جان کیوں نہیں۔۔۔"

نظام الدین نے ان کی بات پر راضی بارضا ہوتے ہوئے تائید کی۔۔۔۔

لیکن بھائی جان مکلاوے میں تو میکہ جاتے ہیں نہ؟؟

ریحانہ کی بات پر حمنہ کو سانپ سونگھ گیا۔۔۔

"بہو بیگم میں حمنہ کی نانی ہوں اور جہاں اس کی نانی ہو وہیں اسکا میکہ ہے۔۔۔"

تمھیں کوئی اعتراض ہے؟؟؟

"نہ نہیں بی جان مجھے بھلا کیوں اعتراض ہو۔۔۔سو سو دفعہ آئے حمنہ اسی کا گھر ہے۔۔۔۔"

براہ راست اماں بی نے ریحانہ کو لتاڑا تھا۔۔

ریحانہ نے گڑبڑا کر جلد ہی صفائی پیش کی۔۔۔۔۔

یوں یہ سب حمنہ کو لئے اپنے گھر آ گئے۔۔۔۔۔۔

****

کیا خبر تھی کہ ساتھ تھوڑا ہے،

میری تقدیر میں وہ تھوڑا ہے،

جس دوراہے پہ تم نے چھوڑا ہے،

اس نے بندھن لگن کا توڑا ہے،

چل دیئے تم کہ جب یقین آیا،

زندگی دھوپ تم گھنا سایہ۔۔۔

راحت فتح علی خان کی پڑھی گئی یہ غزل اسے اپنے حالات کی تشبیہہ لگی جیسے اسی پر یہ غزل لکھی گئی ہو۔۔۔۔۔

کھڑکیوں پر مخملی پردے پڑے ہوئے تھے جو رات کا پتہ دے رہے تھے

وہ کانوں میں ہینڈ فری لگائے انکھیں موندے لیٹا ہوا تھا۔۔۔۔

"کیوں اللہ زندگی میں جس شخص کو میں نے دل و جان سے چاہا وہ نصیب میں کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔"

وہ ناچاہتے ہوئے بھی خدا سے شکوہ کناہ تھا۔۔۔۔

نظروں کے سامنے جب وہ دشمن جاں رہتی ہے تو پھر اسے کچھ نظر نہیں آتا اس پاس سے وہ غافل ہو جاتا تھا۔۔۔اج صبح بھی یہ ہی ہوا تھا یہ جانے بغیر کے کتنے لوگوں کی نظروں میں وہ اچکا تھا۔۔۔اسے پرواہ ہی کب تھی ہوش تھا تو اتنا کہ انکھوں کی ٹھنڈک دل کا سکوں اس کی نظروں کے سامنے تھی۔۔۔۔۔۔

اسے تو ٹھیک سے یاد بھی نہیں تھی کہ کب روحی اس کے دل میں ڈھڑکن بن کر ڈھڑکنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔

دروازہ پر نوک ہوئی تو اس نے موبائل آف کر کے انکھوں پہ بازو رکھ لئے۔۔۔اس وقت وہ کسی سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔

روحیلہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئیں۔۔کمرے میں ہر سو اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔۔۔

وہ احد کے قریب ہی بیٹھ گئیں۔۔۔

"احد مجھے پتا ہے تم سو نہیں رہے۔۔۔"

احد نے انکی آواز سنی تو اٹھ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔۔

میں جانتی ہوں احد تم اس وقت کس کیفیت کا شکار ہو۔۔۔لیکن اب تمھیں نارمل ہو جانا چاہیئے۔۔۔کب تک تم اس طرح ریکٹ کرو گے؟؟؟

امی آپ بھی؟؟؟

"آپ تو سب جانتی ہیں پھر بھی آپ یہ کہہ رہی ہیں؟؟آپ کو پتا ہے میرے لئے یہ سب ایکسپیکٹ کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔۔۔"

احد نے ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"مشکل ہے ناممکن تو نہیں نہ۔۔۔۔"

اب تمھیں حمنہ کا بھی خیال رکھنا ہے۔۔۔

"نکاح کے بعد تمہارا اس سے جو رویہ ہے وہ میری نظروں سے اوجھل نہیں تھا لیکن

اب میں کوئی ایسی ویسی بات برداشت نہیں کروں گی۔۔۔

تم ایک مرد ہو اب تمھیں زندگی کی طرف اجانا چاہیئے۔۔۔"

توکیا مرد انسان نہیں ہوتا؟؟؟ کیا اس کے سینہ میں دل نہیں ہوتا؟؟؟

"ہاں ہوتا ہے دل لیکن ضروری نہیں کہ وہ اپنے عمل سے اپنے دل کا حال عیاں کرے

۔۔۔۔"

روحیلہ کی بات پر وہ کسی حد تک پر سکون ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

"اب جلدی سے تیار ہو جاو اور حمنہ کو لینے جاو اور جاتے ہوئے میٹھائی کا ڈبہ لیتے جانا

۔۔۔۔"

ریحانہ اس سے کہہ کر چلی گئیں جبکہ وہ کتنی دیر تک سوچوں میں گم رہا۔۔۔۔۔

****

احد کا رویہ کیسا ہے تمہارے ساتھ؟؟

اماں بی نے سامنے بیٹھی حمنہ سے پوچھا:

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ٹھیک ہے بی جان۔۔۔"

حمنہ نے نظریں نیچی کرتے ہوئے کہا کیوں کہ بزرگوں سے نظریں جھکا کر بات کرنا اس کی تربیت میں سیکھایا گیا تھا تو وہ کیسے دیدہ دلیری سے انکی آنکھوں میں انکھیں ڈال کر جھوٹ بول سکتی تھی۔۔۔

اماں بی اس کے اس جھوٹ کو سمجھ گئیں تھیں۔۔۔

"اسلام و علیکم"

احد کی آواز پر اماں بی نے سر اٹھاتے ہوئے اسے دیکھا:

"و علیکم سلام اجا اجا بیٹھ یہاں"

اماں بی نے برابر میں جگہ بناتے ہوئے کہا:

بس اماں بی آپ سنائیں کیسی ہیں؟

"میں بھلی چنگی تیرے سامنے ہی ہوں۔۔۔۔"

اماں بی نے تسبیح پڑھتے ہوئے کہا: اور ساتھ ساتھ دونوں کی سرد مہری کو بھی باخوبی محسوس کیا تھا۔۔۔۔

"آپ تیار ہو جائیں ہمیں آدھے گھنٹے میں نکلنا ہے"

احد نے سامنے گم سم بیٹھی حمنہ کو کہا:

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حمنہ نے اس کے طرز مخاطب پر چونک کر دیکھا تھا۔۔۔

یہ دوسری دفعہ تھا کہ اس کے لہجہ میں مٹھاس تھی۔۔۔۔

حمنہ جی کہتے ہوئے وہاں سے اٹھ گئ۔۔۔۔۔۔

****

"ارے اج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہیں وہ بھی اپنے سرال میں۔۔۔"

احد اور حمنہ دونوں ساتھ ہی ڈائینگ ہال میں داخل ہوئے تھے۔۔۔۔۔

اور یہ کیا آپ کب سے ان چکروں میں پڑ گئے؟؟

احد کے ہاتھ میں مٹھائی کا ڈبہ دیکھ کر ریحانہ نے کہا:

"بس تائی جی امی نے کہا کہ میں پہلی دفعہ داماد کی حیثیت سے جا رہا ہوں تو خالی ہاتھ نہ جاوں۔۔۔۔۔"

"واہ واہ کیا بات ہے بیوی کے آتے ہی رشتہ چینج۔"

یہ چٹکلا چھوڑنے والی روحی تھی۔۔۔

روحی کی بات پر احد نے ایک نظر بھر کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

اتنے میں اماں بی اور سراج الدین بھی وہیں آ گئے پھر دوپہر کا کھانے کا دور چلا۔۔۔۔۔۔۔

حمنہ تو اس کے بدلتے لہجہ پر بے یقین سی تھی۔۔

احد کا اسے لینے آنا اور نرم لہجہ میں اس سے بات کرنا وہ چاہ کر بھی مطمئن نہ ہو پا رہی تھی۔۔۔ گذشتہ رات کا رویہ وہ اب تک بھولی نہ تھی۔۔۔۔۔

ناجانے وہ کتنی دیر سوچوں میں گھری رہتی کہ احد کی کرخت آواز نے اس کے سوچنے کے تسلسل کو توڑا تھا۔۔۔۔

میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے؟؟

احد نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا:

"سوری میں نے سنا نہیں۔۔۔۔"

"مجھے امید ہے کہ تم نے اماں بی سے ہمارے درمیان موجود تلخیوں کا ذکر نہیں کیا ہو گا۔۔۔

بے شک وہ تمہاری نانی ماں ہیں لیکن وہ میری بھی اماں بی ہیں میں ان کی کوئی بات رد نہیں کر سکتا اور اب جبکہ تم جب جب وہاں میرے ریلیشن سے جاو گی تو میری ہی ذات کی پہچان کرواو گی۔۔۔

اس لئے بہتر ہے کہ تم یہ بخوبی سمجھ لو کہ ہمارے ریلیشن کی نوعیت کے بارے میں کسی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کو علم نہ ہو۔۔۔۔۔"

احد نے اپنی بات مکمل کر کے حمنہ کی کانچ جیسی انکھوں میں دیکھا:

اس کے دیکھنے پہ حمنہ نے گڑبڑا کہ نگاہیں پھیر لی تھیں۔۔۔۔

حمنہ کے گڑبڑانے پر احد کے لبوں پہ مسکراہٹ در آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حمنہ نے چہرہ کھڑکی کی جانب کر لیا تھا بھاگتے دوڑتے مناظر کو دیکھنے لگی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور یہ سوچنے لگی تھی کہ واقعی یہ چینج ہو رہے ہیں یا محض وقتی رویہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے برعکس احد اپنے بدلتی کیفیت پر حیران و پریشان ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

کیا اس کی روحی سے محبت جھوٹی تھی؟؟؟؟؟؟

بڑا سا سوالیہ نشان احد کہ ذہن کے پردے پر نقش ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

****

اماں بی آپ سمجھ کیوں نہیں رہی ہیں میں باہر جا کر تعلیم حاصل کرنا چاہتی ہوں اخراس میں مضائقہ کیا ہے؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روحی نے منہ بسورتے ہوئے اماں بی سے پوچھا:

"کیوں نہیں ہے؟؟ ہے مضائقہ تم نہیں سمجھ سکتی۔۔۔۔"

اماں بی سب راضی ہیں بس ایک آپ ہی ہیں جو ابھی تک ناراض ہیں آخر آپ کیوں انکار کر رہی ہیں؟؟؟

"پڑھ لیا تم نے جتنا پڑھنا تھا اب بس تیرے ہاتھ پیلے کروں گی۔۔۔۔۔"

اماں بی نے اٹل انداز میں کہا:

واٹ اماں بی؟؟؟

"میں ابھی کسی شادی کے حق میں نہیں ہوں آپ بس مجھے اجازت دے دیں۔۔۔"

"مجھے تو تیرے ناہنجار باپ پر حیرت ہو رہی ہے کیسے اس نے اتنی دور جانے کی اجازت دے دی کیا عزت و غیرت سب بیچ کھایا ہے بلاا سے ابھی دماغ ٹھیک کرتی ہوں اسکا۔۔۔۔"

اماں بی نے کڑے تیوروں سے اسے گھورا۔۔۔۔۔

"اچھا اماں بی آپ میری شادی کروانا چاہتیں ہیں نہ تو میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں بس تین سال کا ٹائم دے دیں امریکہ سے اکر آپ جہاں کہیں گی وہاں شادی کرلوں گی

۔۔۔۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم سچ کہہ رہی ہو؟؟

اماں بی نے اس سے یقین دہانی کروائی۔۔۔

"بلکل سچ صرف تین سال کی بات ہے"

اور اگر ان تین سالوں میں واپسی پر میں تجھے نہ ملی؟؟

اماں بی نے گویا آخری حربہ استعمال کیا تھا اسے روکنے کا۔۔۔اور انھیں یقین تھا کہ وہ رک جائے گی لیکن یہ ان کی خیام خیالی ہی رہی۔۔۔۔۔۔۔

"اماں بی اپ مجھے اموشنل بلیک میل کر کے روک نہیں سکتیں میں نے فیصلہ کر لیا ہے اور مجھے یہ یقین ہے کہ میں جب واپس آوں گی اپ یہیں اسی جگہ تسبیح پڑھتے ہوئے مجھے ملیں گی۔۔۔۔۔"

روحی کے انداز میں رتی برابر بھی لچک نہ تھی۔۔۔

اماں بی پھر خاموش ہو گئیں۔۔۔۔۔

انھیں بیتے عرصوں کی وہ بات یاد آ گئی تھی کہ جب رقیہ بھی ان کے پاس اپنی خواہش لے کر آئی تھی اور ان کی ضد نے ان سے زندگی بھر کے لئے رقیہ کو دور کر دیا تھا۔۔۔

"ان کی زندگی میں یہ ایک غلطی تھی جو کہ خلش بن کر ان کے دل میں رہ گئی تھی اب انہیں روحی کو رقیہ نہیں بننے دینا تھا خواب دیکھنا اور انھیں حقیقت کا رنگ دینا ہر انسان

کا حق ہے پھر ہم سرپرست ہو کہ کیوں کر ان کی خواہش کو مار دیں۔۔۔جب کہ زندگی تو انہوں نے ہی گزارنی ہے اچھا ہو گا یا برا ہو گا کم از کم خلش تو باقی نہیں رہے گی۔۔۔۔۔"

کیا سوچ رہیں ہیں؟؟؟

روحی نے انہیں سوچوں میں گم دیکھ کر پوچھا:

"ٹھیک ہے چلی جاو۔۔۔۔۔۔"

اماں بی عینک اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے لیٹنے کی تیاری کرنے لگیں۔۔۔۔

روحی کو پتا تھا کہ وہ خوش نہیں ہیں اور خوش تو وہ بھی نہیں تھی وہ کیوں جا رہی تھی کس لئے جا رہی تھی اس بات سے کسی کو سروکار نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔

یہ صرف روحی کی اپنی سوچ تھی۔۔۔۔۔۔

یہ خبر نظام پیلس میں بھی پھیل گئ تھی۔۔۔جہاں حمنہ نے اس کے جانے کی خبر پر سکون کا سانس لیا تھا وہیں احد بے چین ہو گیا تھا۔۔۔۔

اور کیوں نہ ہوتا وہ جو روز روز تایا کے گھر جا کر اس کے دیدار سے اپنا دل بہلاتا تھا اس کے جانے کے بعد وہ کیسے اپنے دل اور انکھوں کو سیراب کرے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

اماں بی سے اجازت لے کر وہ اب اپنا بیگ پیک کر رہی تھی جبھی دروازہ پر دستک ہوئی۔۔۔

"اجائیں۔۔۔"

مصروف سے انداز میں کہا:

کیا میں دو منٹ تم سے بات کر سکتی ہوں؟؟

یہ نرم لہجہ آواز تو جانی پہچانی ہی لگی تھی اسے لیکن اس لہجہ میں کبھی اس آواز نے اسے پکارا نہیں تھا۔۔۔۔

وہ چونک کر مڑی۔۔۔۔۔۔۔۔

ریحانہ کو دروازہ پر کھڑا دیکھ کر اس نے ایک گہری سانس خارج کی تھی۔۔۔۔

"جی جی کہیں۔۔۔"

ریحانہ کو شدت سے اس فاصلہ کا احساس ہوا تھا جو اس نے کبھی پاٹنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔۔۔۔۔

کیا تم یہاں رہ کر اپنی تعلیم مکمل نہیں کر سکتی؟؟

روحی کو ان سے اس بات کا قطعی یقین نہیں تھا جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا انھیں

آزاد خیال ہی پایا تھا۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

روحی نے صفاچٹ جواب دیا۔۔۔۔۔

"مجھے پتا ہے تم نے اماں بی کی بات نہیں مانی میں تو پھر تمہاری زندگی میں کسی اہمیت کی حامل نہیں رہی۔۔۔۔"

آج تو ان کے سب انداز ہی بدلے ہوئے تھے روحی کو حیرت کے ساتھ ساتھ خوشی تو ہوئی تھی اماں بی کے علاوہ ایک اور فرد بھی تھا اس گھر میں جس کو اس کے جانے سے فرق پڑ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جب آپ کو پتا ہے تو پھر آپ کیوں آئیں ہیں؟؟

روحی چاہتے ہوئے بھی اپنے لہجہ کو نرم نہ کر سکی اتنے دنوں کے گلے وشکوے تھے اسے ریحانہ سے کبھی نہ کبھی تو کرنے تھے۔۔۔۔۔۔

میں نے زندگی میں اپنی تمام خواہشیں پوری کیں تمہارے بابا کے خلاف جانا پڑا گئی میں نے ہر خواہش کو پورا کیا لیکن سکون کو نہ پا سکی تمھارے وجود کو محبت نہ دے کر ساری زندگی خسارہ میں گزاری۔۔۔۔

اللہ نے مجھے ماں تو بنا دیا تھا لیکن میں کبھی ممتا کے احساس کو نہ سمجھ سکی اور شاید میں تو

اچھی بیوی بھی نہ بن سکی۔۔۔۔۔

تمھیں روکنا میرے لئے سکون کا باعث بنے گا کوئی تو ایسا کام ہو گا یا کوئی تو ایسی بات ہو گی جو تمام غرض سے پاک ہو گی۔۔۔۔۔

اور میں سمجھوں گی کہ جانا تمہاری مرضی تھی لیکن میرے لئے کوئی پچھتاوہ باقی نہیں رہے گا۔۔۔۔۔

ریحانہ نے اٹھ کر اسکا ماتھا چوما اور دعاوں سے نوازتیں ہوئیں وہاں سے نکلتی چلی گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دروازہ کے پیچھے کھڑے وجود نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنے آنسو پونچے تھے ۔۔۔۔۔۔

****

آپ کہاں جا رہے ہیں؟؟؟

حمنہ نے تیار ہوتے ہوئے احد کے عکس کو دیکھ کر کہا:

احد کے دیکھنے پر حمنہ نے نظریں جھکا لیں تھیں۔۔۔

گزشتہ دنوں میں ان کے درمیان خاموشی کا دور ٹوٹ گیا تھا یوں بھی ایک ہی چھت کے نیچے ایک ہی کمرے میں رہتے ہوئے وہ کیسے ایک دوسرے سے غافل رہ سکتے

تھے۔۔۔

لیکن آج بھی حمنہ ڈری ڈری سی رہتی تھی احد کا انداز ہمیشہ سنجیدہ ہی رہتا تھا۔۔۔

آج روحی امریکہ جا رہی تھی یہ بات تو حمنہ کو بھی پتا تھی لیکن احد کا اسے اسٹیشن چھوڑنے جانا کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔۔

جب تمھیں پتا ہے تو کیوں پوچھ رہی ہو؟؟؟

احد نے ابرو چڑھا کر اسے دیکھا:

حمنہ لاجواب ہو گئ تھی۔۔۔۔

"یعنی وہ اس کی وقتی کیفیت تھی میں کبھی بھی آپ کہ دل میں جگہ نہیں بنا سکوں گی اس لئے مجھے اپنی کوششیں بھی چھوڑ دینی چاہیئیں میں روحی کی کبھی جگہ نہیں لے سکوں گی۔۔۔۔۔۔۔"

اس نے دکھ سے جاتے ہوئے آحد کو دیکھا تھا جس نے اس سے ساتھ چلنے کا پوچھنا بھی گوارہ نہیں کیا۔۔۔

"اس نے سنا تھا کہ نکاح کے بول فریقین کے دل بدل دیتے ہیں لیکن یہاں تو اسے ایسے کوئی اثار نہیں دکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

****

اور اسی شام روحی امیریکہ فلائی کر گئی جبکہ احد نے اس کے جہاز کو جب تک دیکھا تھا جب تک وہ نظر سے اوجھل نہ ہوا۔۔۔

اسے جہاز کی طرح اپنا دل بھی کہیں دور خلاوں میں جاتا ہوا لگا۔۔۔

احد نے کمال مہارت سے انکھوں میں آئے انسووں کو روکا تھا اور یہ اس کے ضبط کا پہلا قدم تھا نجانے ابھی اسے کہاں کہاں اور کب ضبط کی حدوں تک جانا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سراج نے بخوبی آحد کو دیکھا تھا لیکن جس مقام پر وہ کھڑے تھے انھیں اسے تسلی دینے کی بھی ہمت باقی نہیں تھی۔۔۔۔۔

روتو ریحانہ بیگم بھی رہیں تھیں ان کے اور روحی کے درمیان کے سارے فاصلہ ختم ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے وہاں جیورج یونیورسٹی میں ایڈ مشن لیا تھا وہ چاہتی تو وہیں کہ ہوسٹل میں قیام کر لیتی لیکن چونکہ وہ شروع سے اماں بی کے قرب رہی تھی تو ان کا ادبی اور مذہبی رنگ تو چڑھنا ہی تھا اس لئے اس نے الگ اپارٹمنٹ کا پہلے سے ہی سراج سے مطالبہ کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔

تو یہاں اکر صرف جگہ اور کمرہ بدلنے میں دقت لگی اسے ورنہ سراج الدین نے تمام

انتظامات پہلے سے ہی مکمل کروا لئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سفر کی تھکان اس کے چہرے سے واضح تھی اس لئے آتے ہوئے سو گئی کھانہ چونکہ اس نے جہاز میں ہی کھا لیا تھا تو بھوک کا کوئی امکان نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

حمنہ نجانے کب سوچتے سوچتے سو گئی تھی انکھ کھلی تو سورج کی ہلکی ہلکی کرنیں ڈریسنگ روم میں نمایاں ہو رہیں تھیں۔۔۔

اس نے گھڑی دیکھی جو 7:00 بجا رہی تھی چونکہ بیڈ روم اور ڈریسنگ روم کے درمیان ایک دروازہ حائل تھا۔۔۔۔۔

حمنہ کی نظر سوئے ہوئے احد کی جانب گئی جو ابھی تک محو خواب تھا ورنہ عموماً وہ فجر میں اٹھنے کا عادی تھا۔۔۔۔۔۔

"ظاہری سی بات ہے رات تو محبوبہ کی یاد میں سوگ منایا ہو گا نہ۔۔۔۔"

حمنہ کی بڑبڑاہٹ واضح تھی اگر کوئی تیسرا بندہ بھی وہاں ہوتا تو بخوبی سن سکتا تھا۔۔۔

ایک تلخ سی نگاہ ڈال کر وہ واش روم میں گھس گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں کہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ احد کا سامنا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

واش روم کا دروازہ بند ہوا تو احد نے انکھیں کھول کر دیکھا تھا کل تک جس کے منہ میں

زبان نہیں تھی وہ اب طنز کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔

مرد تھا انا تو جاگنی تھی لیکن اس کے اندر کا ضمیر سو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حمنہ اسی گمان میں تھی کہ وہ سویا ہو گا لیکن جب وہ باہر نکلی تو احد موبائل میں لگا ہوا تھا

۔۔۔

بال بنانے کا ارادہ ترک کر کے وہ ڈوپٹہ لے کر پیچھے مڑی اور سن رہ گئ۔۔۔

کیوں کہ احد لہو رنگ ہوتی انکھوں سے اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

حمنہ کو اب یقین ہو چلا تھا کہ اس نے سب سن لیا ہے اسکی سانس اوپر کی اوپر اور نیچے کی نیچے رہ گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا بکواس کر رہیں تھیں تم؟؟؟

احد نے سختی سے پوچھا:

"ممیں میں تو کچ کچھ نہیں کہہ رہی تھی۔۔۔"

احد نے قریب اکر اسکا بازو دبوچا

"آج جو تم نے بکواس کی ہے نہ آئندہ تمہارے منہ سے نا سنوں۔۔۔۔۔۔۔"

"اور کان کھول کر سن لو آئندہ اگر تم نے روحی کے لئے غلط الفاظ استعمال کئے تو تمہاری زبان کھینچ لوں گا۔۔۔۔"

وہ اسے پرے دھکیلتا ہوا واش روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

"واہ رے حمنہ تیری قسمت تیری ذات سب کے لئے بے مایا ہی ہے پھر وہ چاہے تیرا شوہر ہو یا تیری ماں۔۔۔"

"اور وہ روحی کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی سب کچھ ہے۔۔۔۔"

اس نے تلخی سے سوچتے ہوئے اپنا گال رگڑا تھا اور باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

اس کی آنکھ رات کے تین بجے کھلی۔۔۔اسے سوئے ہوئے پانچ گھنٹے ہو گئے تھے۔۔۔

آج وہ جی بھر کہ سوئی تھی۔۔۔۔۔۔

"چلو یہاں نیند تو اچھی آتی ہے۔۔۔۔"

لیکن یہ صرف اس کی خام خیالی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھوک کا احساس ہوا تو اس نے کچن میں گئی۔۔۔

امریکن طرز کا چھوٹا سا بنا ہوا کچن تھا اپارٹمنٹ کے لحاظ سے ہی بنایا گیا تھا۔۔۔

سامنے فریج کھول کر دیکھا تو اس میں کھانا بنا کر رکھا گیا تھا اور وہ جانتی تھی کہ یہ کام کس کا ہے۔۔۔

اس نے فریج سے کھانہ نکالا اور اوون میں گرم کرنے لگی۔۔۔۔۔

کھانا کھانے کے ساتھ ساتھ وہ چائے بھی بنانے لگی۔۔۔۔۔اور یہ کام اسے اماں بی کے بدولت ہی آیا تھا وہ دل میں اماں بی کو دعائیں دیتی ہوئی چائے کا کپ اٹھائے بالکنی میں آگئی جو کہ ایک کمرہ کے ساتھ ہی بنی ہوئی تھی۔۔۔

سراج الدین نے اس کے آنے سے پہلے پورا اپارٹمنٹ فرنشڈ کروایا تھا اور ایک ملازمہ کا بھی انتظام کر دیا تھا۔۔۔جو کہ اس کے آنے سے پہلے اپنا تمام کام کر کے جا چکی تھی۔۔۔۔۔۔

ہوا کہ ایک جھوکہ نے اسے ماضی کی طرف دھکیلا تھا۔۔۔۔۔

میرا کپ کہاں ہیں لڑکی؟؟

احد نے خفا ہوتے ہوئے اس سے کہا جو مزے سے چائے سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

"کچن میں ہے جا کر لے لو۔۔۔۔"

روحی نے شان بے نیازی سے کہا:

"دیکھ رہیں ہیں نہ اماں بی آپ یہ کیسے بات کر رہی ہے مجھ سے۔۔۔"

آحد نے اب اماں بی کو بیچ میں گھسیٹا۔۔

"لے تو یہ کپ لے لے۔۔"

اماں بی نے اسے ناراض دیکھا تو اپنا کپ اگے کیا۔۔۔۔

"لیکن یہ میں آپ کے لئے لائی تھی اتنے پیار سے۔۔۔"

دو حی نے منہ پھولا یا۔۔

"اچھا پیار سے لائی تھی تو لاو مجھے دو۔۔۔"

احد نے جلدی سے اماں بی کہ ہاتھ دے کپ تھاما کہ کہیں روحی خود نہ پکڑ لے۔۔۔

اس۔ کی بات پر اماں بی ہنس دیں اور دو دن تک احد اور اماں بی سے ناراض رہی تھی

۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک اداس دی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے کپ لبوں تک لگا یا تھا۔۔۔۔

انکھوں کی نمی کو اس نے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی کیوں کہ یہاں اس سے رونے

کی وجہ پوچھنے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

جیسے فجر کی آذانوں کی آواز فلک پر گونجنے لگیں وہ اپنا خالی کپ اٹھا کر وہاں سے اٹھ گئ

اور وضو کرنے کی غرض سے واش روم میں چلی گئ۔۔۔۔

آج اس کا دل خود بخود رب کی طرف جھک رہا تھا

نماز فجر ادا کر کے اس نے یونی ورسٹی جانے کی تیاری شروع کر دی۔۔۔۔۔

اس دن کے بعد سے حمنہ احد سے کھینچی کھینچی رہنے لگی پہلے جو وہ بھاگ بھاگ کر اس کے کام کر رہی تھی اب وہ بھی ترک کر دیئے۔۔۔

احد نے محسوس تو کیا تھا لیکن اس نے کہنا ضروری نہیں سمجھا۔۔۔۔

ان کے بیچ کی سرد مہری اب مائرہ کو بھی محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔

انہوں نے یہ سوچ کر چھوڑ دیا کہ میاں بیوی کہ معملوں میں بار بار مداخلت کرنا نہیں اچھا نہیں لگتا تھا۔۔۔خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔۔۔۔

لیکن جب یہ خلیج طوالت اختیار کر گئ تھی تو ساری بات وہ اماں بی کے گوش گوار کرنے کا سوچ کر ان کے پاس آ گئیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرے میں ایک سکوت چھایا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

اماں بی کی آواز نے کمرے میں چھائے سکوت میں ارتعاش پیدا کیا:

آحد کیا تم بتانا پسند کرو گے کہ اب تک یہ اجنبیت کیوں حائل ہے؟؟؟

ماہرہ چاہتیں تو سراج الدین سے کہہ کر احد کی طبیعیت صاف کروا دیتیں لیکن وہ ان کی غصہ آور طبیعیت سے خوف کھاتیں تھیں کہ کہیں وہ انتہائی فیصلہ نہ کر دیں۔۔۔۔

اوران کا فیصلہ پتھر پر لکیر کی طرح ہوتا تھا۔۔۔۔

اس لئے آج وہ اماں بی کے روم میں موجود تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

احد نے ایک سرد نظر حمنہ پر ڈالی جو گھبراہٹ میں اپنی مومی انگلیوں کو مروڑنے لگی تھی

۔۔

انکھوں کے گرد ہلکے نمایاں تھے۔۔۔۔

"اماں بی مجھے یہ سب ایکسپیکٹ کرنے میں ٹائم تو لگے گا نہ۔۔۔۔"

"ایک ماہ سے اوپر ہو گیا ہے تم نے تو لڑکیوں کو بھی مات دے دیا۔۔۔۔"

"اب یہ ماتم کرنا چھوڑ دو اور اپنی زندگی کو سنجیدگی سے گزارو تم کوئی دودھ پیتے بچے نہیں

ہو جو تمھیں روز ایک ایک بات سمجھانا پڑے گی۔۔۔۔۔۔"

اماں بی نے جھاڑ کے رکھ دیا تھا وہ عاجز آگئیں تھیں احد کے رویہ سے۔۔۔۔۔۔۔

مگر اماں بی؟؟؟

احد نے اماں بی کو دیکھا۔۔۔۔

"تمھارے پاس دو راستے ہیں اگر حمنہ کے ساتھ نہیں رہ سکتے تو چھوڑ دو اس کو طلاق دو

ابھی اور اسی وقت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

حمنہ کا چہرہ لٹھے کے مانند سفید پڑ گیا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جبکہ احد نے کرنٹ کھا کر اماں بی کو بے یقین نظروں سے دیکھا:

پر اماں بی آپ یہ کیسے کر سکتیں ہیں؟؟؟؟

احد نے ان کہ بے رحم فیصلہ پر تردید کرنی چاہی۔۔۔۔۔۔

"کیوں کہ میں اپنی بچی کو اس طرح رلنے نہیں دوں گی بے شک یہ فیصلہ رقیہ کے

اسرار پر ہوا تھا اور اس وقت جو حالات تھے اس کو جو لگا اس نے کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن اب مجھے جو صحیح لگے گا میں کروں گی۔۔۔۔۔۔۔۔"

اماں بی نے دھماکہ کیا۔وہاں موجود ہر فرد کو سانپ سونگھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

فضا میں سرد سی خاموشی طاری ہو گئ تھی۔۔۔

احد کے ذہن میں جھکڑ چلنے لگے تھے۔۔۔

"دل کہہ رہا تھا حمنہ کے حق میں دو فیصلہ۔۔۔جبکہ دماغ کہہ رہا تھا آج موقع مل رہا ہے

جان چھڑا لو اس عذاب سے۔۔۔۔"

احد نے حمنہ کی جانب دیکھا جو سانس روکے اس کے فیصلہ کے منتظر کھڑی تھی کانچ

جیسی انکھیں جھیل کا پتا دے رہیں تھیں جو جھلکنے کے لئے بے تاب تھیں۔۔۔۔۔۔

"اماں بی میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں آپ کو اب کوئی شکایت کا موقع نہیں دوں گا حمنہ

کو اس کے سارے حقوق دوں گا۔۔۔۔۔"

حمنہ کے رکے آنسو اب بہنا شروع ہو چکے تھے لیکن دل سکون میں تھا۔۔۔۔

"ایک اس نے اپنے باپ کے لئے لیا تھا اور دوسرا فیصلہ اس نے اس لڑکی کے لئے لیا تھا

جو اس سے محبت کرنے لگی تھی اور جو اس کی بیوی تھی۔۔۔۔۔۔۔"

اپنے دل کا کیا دل تو پہلے ہی مر چکا تھا اب تو بس اس نے حمنہ کے لئے ہی سنبھلنا تھا

۔۔۔۔۔

وہ اس کو یوں بیچ میں چھوڑ کر نہیں جا سکتا تھا اتنا بے رحم نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اپنی تقدیر سے سمجھوتا کر لیا تھا۔۔۔۔۔۔

احد اماں بی کے آگے جھکا اماں بی نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔۔۔۔۔

اور حمنہ کی جانب آیا اس کے سامنے اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔

حمنہ نے اماں بی کو دیکھا اماں بی نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

حمنہ نے آسودہ سی سانس خارج کر کے اپنا نرم و ملائم ہاتھ اس کی ہتھیلی پر رکھ دیا جسے احد

نے نرمی سے تھاما تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور وہ اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔

مائرہ نے شکر گزار نظروں سے اماں بی کی جانب دیکھا تھا انہیں یہ یقین تھا کہ ایک وہ ہی

ہیں جو ان کے تمام بگڑے کام کو سنوار دیتیں تھیں۔۔۔

شادی کے بعد ان کا سامنا اماں بی سے ہوا تو اماں بی نے تمام تلخی جو کہ نظام کی وجہ سے تھی ان سب کو بھول کر مائرہ کو دل سے قبول کیا تھا۔۔۔۔۔۔

قبول تو انہوں نے ریحانہ کو بھی کیا تھا لیکن ریحانہ ان کو کسی خاطر میں نہ لاتی تھی ان سے بیر باندھ کر بیٹھ گئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

سگریٹ کا دھواں چار سو ان کو گھیرے ہوا تھا۔۔۔

راکنگ چیئر پر موجود وہ کسی گہری سوچ میں گم تھے۔۔۔

کھڑکیوں پر دبیز پردے پڑے ہوئے تھے جو سورج کی کرنوں کو اندر آنے سے روک رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

ان کے لئے فیصلہ نہایت مشکل تھا لیکن جس اذیت میں ان کی بیٹی تھی وہ اس اذیت کے اگے کچھ نہیں تھی جب روحی نے ان سے امریکہ جانے کی بات کی تو انہوں نے لمحہ ذائع کئے بنا اسے اجازت دے دی تھی کیوں کہ وہ جانتے تھے نہ تو۔احد کو وہ یہاں آنے سے روک سکتے تھے اور اسے کہیں اور بھیج سکتے تھے ایسے میں روحی نارمل ہونے کی بجائے ذہنی ٹینشن کا شکار ہو جاتی روز روز اسے یہاں دیکھ کر۔۔۔۔

پہلے ہی وہ ریحانہ کے رویوں سے ڈس ہارٹ ہو کر ضدی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

انہیں یہ فیصلہ بہتر لگا تھا وہاں جا کر وہ پر سکون رہ سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر ریحانہ کے بدلتے ہوئے انداز کا یقین اس رات ہی ہو گیا تھا جب وہ روحی کے روم میں موجود تھیں گو نا گوا نھیں طمانیت کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کھٹکھے کی آواز سے سوچوں کا تسلسل ذائل ہوا تھا۔۔۔۔

ریحانہ چائے کا مگ لئے ان کے قریب آئیں۔۔۔۔

ان کی چال میں تبدیلی دیکھ کر سراج ہولے سے مسکرا دیئے۔۔۔۔۔۔

جب کہ ریحانہ چائے کا مگ رکھ کر اب پردے ہٹانے لگیں تھیں۔۔۔

"کچھ رشتوں کی نوعیت اتنی گہری ہوتی ہے کہ معافی تلافی کے لئے الفاظوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔۔۔۔۔۔بلکہ اپنے عمل و تاثرات سے انسان اپنے جرم کا اعتراف کر لیتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اور سراج نے ان کے لکھی چہرہ پر ہر ہر اعتراف کو بخوبی سمجھ لیا تھا۔۔۔۔۔۔"

"یہ بھی ایک مان ہوتا ہے جو صرف اور صرف قیمتی رشتوں کے لئے ہی ہوتا ہے۔۔۔۔۔"

****

اسنے اپنے رویہ میں اتنی سنجیدگی طاری کر لی تھی کہ کوئی بھی اس کے قریب نہیں اسکا

بس ایک جیسیکا ہی تھی جو اپنی جولی طبیعیت کی وجہ سے اس کے بلکل تو نہیں لیکن کچھ قریب ہو گئ تھی۔۔۔۔

جیسیکا کا تعلق امریکہ سے ہی تھا وہاں ایک ہاسٹل میں رہتی تھی۔۔۔۔۔

اور روحی کی ہی کلاس فیلو تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یوں اسے ایڈجیسٹ ہونے میں ٹائم لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(Why would you so sad honey??)

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جیسیکا نے اپنی انگریزی لب و لہجہ میں روحی سے پوچھا:

وہ اسے حونی ہی کہا کرتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی نے جیسیکا کو دیکھ کر ایک سرد سی سانس کھینچی۔۔۔۔

وہ اس کے روز کے کیے جانے والے سوال پر عاجز آ گئ تھی آج بھی اسکا سوال نظر انداز کر دیا۔۔۔۔۔۔۔

****

حمنہ کو گھر ڈارپ کر کے وہ میٹنگ اٹینڈ کرنے چلا گیا تھا میٹنگ میں اس کو پانچ گھنٹے لگے تھے۔۔۔۔۔

آج وہ ذہنی دباو محسوس کر رہا تھا حمنہ نے گھڑی دیکھی اور چائے بنانے کی غرض سے کچن میں چلی آئی۔۔۔۔۔

گاڑی کا ہارن سنائی دیا جس کا مطلب تھا احد آ چکا ہے۔۔۔۔۔۔

گاڑی پورچ میں کھڑی کر کے وہ کمرہ میں ہی جانے لگا تھا جب کچن سے کھٹ پٹ کی آواز پر وہیں چلا آیا حمنہ کو چائے بناتا ہوا دیکھ کر وہیں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔۔

حمنہ نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا وہ کچن میں براجمان تھا جس کا مطلب وہ کھانے کے لئے ہی بیٹھا ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حمنہ نے جلدی جلدی کھانی گرم کیا اور ٹیبل پر چن دیا۔۔۔۔

اپنا چائے کا مگ لے کر وہ جانے ہی لگی تھی کہ احد کی آواز پر رک گئ۔۔۔۔۔

"تم بھی کھانا کھاو۔۔۔۔۔"

احد کے لہجہ میں سنجید گی تھی۔۔۔

حمنہ نے ابرو چڑھا کر اسے دیکھا:

"مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔۔"

حمنہ یہ کہہ کر کچن سے نکل گیٔ احد ایک نظر جاتا ہوا دیکھ کر کھانہ شروع کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔

احد کھانا کھا کر کمرے میں آیا تو وہ اسے کمرے میں نہ ملی۔۔۔

واش روم کی جانب دیکھا جہاں لائٹ آف تھی۔۔۔۔۔

وہ واڈروب کی جانب بڑھ گیا اپنا نائٹ سوٹ نکال کر چینج کرنے چکلا گیا:

آدھے گھنٹے بعد بھی وہ روم میں نہ آئی تو آحد کمرے سے نکل کر اسے تلاش کرنے لگا

گھر س

کے پیچھے چھوٹا سالان بنایا ہوا تھا اسے بینچ پر ایک ہیولا سا دیکھا مدہم سی روشنی میں وہ بینچ

پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

احد وہیں اسی کے برابر میں اکر بیٹھ گیا:

حمنہ نے چونکتے ہوئے اپنے عقب میں دیکھا تو احد اسے یہ دیکھ رہا تھا۔۔۔

یہاں کیوں بیٹھی ہو؟؟؟

"ویسے ہی دل گھبرا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

کیا تم مجھے معاف کر سکتی ہو؟؟

احد نے بنا کسی تمہید کے پوچھا:

"کر دیا معاف۔۔۔۔۔"

حمنہ نے مختصر جواب دیا:

کیوں؟؟؟

احد کہ کیوں پر حمنہ نے اسے دیکھا:

جیسے جاننا چاہ رہی ہو کہ وہ معافی مانگنے ہی آیا تھا:

"کیوں کہ میرے پاس اس کے سوا کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔"

حمنہ نے کرب سے انکھیں بند کیں تھیں۔۔۔۔

احد نے اسے نا سمجھی سے دیکھا:

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"لیکن اماں بی نے تو دوسرا راستہ بھی بتایا تھا۔۔۔"

"آپکو بتایا تھا دوسرا راستہ مجھے نہیں۔۔۔۔۔"

حمنہ نے انکھیں کھولتے ہوئے اسے دیکھا:

"تم جیسا چاہو گی ویسا ہی ہو گا۔۔۔ تم کہو تمہارا جو بھی فیصلہ ہو گا مجھے منظور ہو گا۔۔۔۔۔۔۔"

احد نے اپنے تیئں اسے فری ہینڈ دی۔۔۔۔۔۔۔

"پنجرے میں قید پر کٹے پرندہ سے یہ کہا جائے کہ تم جہاں چاہو فلک پہ آڑو۔۔۔۔۔"

توکیا وہ آڑ سکتا ہے؟؟؟

حمنہ کی بات پر آحد نے اپنے لبوں کو باہم بھینچا۔۔۔۔۔۔۔۔

احد نے بازو پھیلا کر اس کہ گرد پھیلایا اور حمنہ نے انکھیں بند کرتے ہوئے اسکہ

کندھے پر سر ٹکا دیا۔۔۔۔۔۔

"وہ واقعی ایک ایسی پرندہ تھی جو چاہتے ہوئے بھی رہائی حاصل نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

کیوں کہ یہ اس کے لئے نا ممکن تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

ڈھائی سال بعد:-

"بس اب مجھ سے نہیں چلا جارہا میں تھک گئی۔۔۔"

حمنہ کے ماتھے پر پسینہ کی بوندیں چمکنے لگیں تھیں۔۔۔۔۔

"اچھا چلو بیٹھتے ہیں۔۔۔"

احد نے اس کو دھیرے سے وہیں رکھی کرسی پر بٹھایا۔۔۔۔۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان دونوں کے بیچ آئی تمام تلخیاں ختم ہو چکی تھیں

دونوں ہی اپنی اپنی جگہ ایک دوسرے کو خوش کرنے کے لئے کوشش کر رہے تھے

جہاں حمنہ نے سب بھلا دیا تھا وہیں احد نے اماں بی سے کئے وعدہ کو سچائی کے ساتھ نبھا

رہا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنے میں ملازمہ ڈھائی سال کے حنین کو گود میں لئے ہوئے آئی۔۔۔۔

"بی بی جی بابا آٹھ گئے اور روئے جا رہے ہیں۔۔۔"

شاکرہ نے روتے ہوئے حنین کو احد کی گود میں دیا:

اسکی رنگت حمنہ پر جب کہ نین نقوش احد پر گئے تھے۔۔۔۔

کیا ہوا بابا کے جانی کو؟؟؟

احد نے چپ کرواتے ہوئے پوچھا:

احد کی بات پر حنین کھلکھلا کر ہنس دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حمنہ احد کو لاڈ اٹھاتے ہوئے دیکھ کر مسرور ہو گئی تھی۔۔۔۔

حنین کی پیدائش پر ایک دفعہ پھر دونوں خاندانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی اماں بی کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔۔

حنین کی آمد نے احد کو اور حمنہ کو اور قریب کر دیا تھا۔۔۔

روحی کا کتنا دل تھا آنے کا لیکن نا جانے کیوں وہ آ نا سکی اس کے ذہن میں یہ بات مسلسل گردش کر رہی تھی کہ ہو سکتا ہے حمنہ کو اسکا واپس آنا اچھا نہ لگے۔۔۔

اس خیال کہ آتے ہی اس نے اپنے قدم روک لیے تھے جبکہ آماں بی سمیت احد اس کے کتنا پیچھے لگے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی اس کی وجہ سے حمنہ کی خوشیوں میں خلل پڑے۔۔۔

اللہ اللہ کر کے تو اسے خوشیاں نصیب ہوئی تھی۔۔۔

آج اسے لگ رہا تھا کہ اس نے امریکہ آنے کا فیصلہ درست کیا تھا۔۔۔۔۔۔

تم کیوں مسکرا رہی ہو؟؟؟

احد نے اس کے لبوں پر مسکراہٹ دیکھی تو پوچھ بیٹھا:

حمنہ ایک دفعہ پھر ممتا کی دہلیز پر قدم رکھ رہی تھی۔۔۔

"آپ کو اس طرح لاڈ اٹھاتے کبھی دیکھا نہیں نہ اس لئے۔۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔ چلو اندر چل کر ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔۔۔"

احد ایک ہاتھ میں گول مٹول حنین کو اٹھائے ہوئے حمنہ کو لے کر کمرہ کی جانب بڑھ گیا۔۔

اماں بی نے کھڑکی سے ان دونوں کو جاتا دیکھ کر دائمی خوشیوں کی دعا مانگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

روحی ایک دفعہ بھی پاکستان ملنے نہیں گئی یہ بات نہیں کہ وہ بھول گئی تھی بلکہ وہ اپنی ذات سے کسی کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

اور ویسے بھی اس نے اپنے آپ کو وہاں ایڈجیسٹ کر لیا تھا۔۔۔

جیسیکا سے اس کی دوستی اور پکی گئی ہو گئی تھی اس کے علاوہ اس نے کبھی کسی سے دوستی نہیں کی۔۔۔۔

جیسیکا کبھی کبھی اس کے اپارٹمنٹ بھی اجایا کرتی۔ تھی۔۔۔۔۔۔۔

دوستی گہری ہونے کے باوجود اس نے اپنے بارے میں اسے کبھی کچھ نہ بتایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جیسیکا اسکی عادت واطوار کو سمجھ چکی تھی اسی لئے اس نے اب بار بار پوچھنا ترک کر دیا تھا لیکن ہفتہ میں ایک دفعہ پوچھتی ضرور تھی کیوں کہ وہ اپنی عادت سے مجبور تھی

۔۔۔۔۔

اماں بی سے وہ فیس ٹو فیس بات کیا کرتی تھی کبھی لیپ ٹوپ پر تو کبھی موبائل پر اور جب بھی موبائل پر وہ ان کے سامنے ہوتی تو ان کا پہلا جملا یہ ہوتا

"موئے اس چھوٹی سے مشین سے صحیح نظر نہ آئے تیرا چہرہ۔۔۔"

اور روحی ان کی بات پر مسکرا دیتی۔۔۔۔

حمنہ سے اسکی ان دو سالوں میں صرف تین دفعہ ہی بات ہوئی تھی وہ بھی اس نے خود کی تھی حمنہ کہ کھینچھا کھینچھا رہنا اسے تکلیف دیتا تھا لیکن وہ چاہ کر بھی پوچھ نہ سکی

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

لیک۔اس کی ذات میں سب سے بڑی جو تبدیلی آئی تھی وہ اسکا پانچ وقت اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہونا تھا۔۔۔۔۔۔

"اور جب ہمیں اس کے بلاوے پر لبیک کہنے کی عادت ہو جائے تو پھر ہم دنیا کی ہر فکروں سے آزاد ہو جاتے ہیں فکر رہتی ہے تو اتنی کہ ہمارے رب نے ہمیں پکارا ہے"

"اپنی طرف۔۔۔۔"

"کامیابیوں کی طرف۔۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

نظام ہاوس کو برقی قمقوں سے دلہن کی طرح سجایا گیا تھا ہر ایک افرا تفری میں تھا سب کو تیار ہونے کی جلدی تھی۔۔۔

اخر کار لاڈلے سپوت حنین کی تیسری سالگرہ منائی جارہی تھی اور یہ تو پیچھلے دو سال سے ہوتا آرہا ہے۔۔۔۔۔

حنین کی ہر چھوٹی سے چھوٹی خوشی کو بڑے پیمانے پر سیلیبریٹ کیا جارہا

تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوراج کے فنکشن کی ایک اہم بات یہ تھی کہ روحی امریکہ سے اپنی ایجوکیشن کمپلیٹ کر کے اسی رات کو آنے والی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

لان میں پہلا میزبان اماں بی تھی جو کہ وہاں موجود تھیں مہمان ابھی تک کوئی نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں بی کو لان کی طرف آتا ہوا ایک ہیولہ دیکھا۔۔۔۔۔۔

جوں ہی روحی کی نظر اماں بی پر پڑی وہ لپک کر ان کی جانب آئی۔۔۔۔۔۔۔

اماں بی کی انکھوں میں ایک چمک آ گئی تھی۔۔۔۔

روحی ان تین سالوں میں بلکل نہیں بدلی تھی لیکن خوبصورت زیادہ ہو گئی تھی۔۔۔۔

اماں بی یہ یہ حنین ہے نہ میرا گڈا میری جان۔؟؟

حمنہ نے بے تابانہ اسکے چٹاچٹ دونوں گال چومے۔۔۔۔۔

ایک لمحہ کے لئے تو حنین اسے غور سے دیکھنے لگا۔۔۔

"انی ادی ادی انی ادی۔۔۔۔۔"

(انی اگی)

حنین چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے تالی بجانے لگا۔۔۔۔

وہ اسکائپ پر تو اس سے اپنی توتلی زبان میں باتیں کیا کرتا تھا اس لئے اسے پہچاننے میں زیادہ ٹائم نہیں لگا۔۔۔

احد دور کھڑے اسے دیکھ رہا تھا وہ آج بھی نہیں بدلی تھی۔۔۔۔

احد لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا اس کی جانب آیا۔۔۔۔

روحی نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

کافی بردبار اور پر وقار لگ رہا تھا تھوڑی کے اطراف ہلکہ ہلکہ بال اس کی شخصیت میں چار چاند لگا رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسی ہو؟؟

اس کی دیکھنے کہ ارتقاذ کو احد کی آواز نے توڑا تھا۔۔۔۔۔

میں ٹھیک تم کیسے ہو؟؟

"اور یہ حنین یہ تو بیچ میں گڈا ہے۔۔۔۔۔"

روحی نے سوال کر کے دوبارہ اپنا دھیان حنین کی جانب کر لیا تھا جو اس کے بالوں کی لٹ کو کھینچنے میں لگا ہوا تھا۔۔۔۔

اتنے میں حمنہ آتی ہوئی دیکھائی دی تو احد نے اگے بڑھ کر نا محسوس انداز میں اسکا ہاتھ تھامہ تھا۔۔۔

روحی اگے بڑھ کر خوش دلی سے ملی تھی لیکن حمنہ نے اپنا رویہ لیادیا ہی رکھا۔۔

یکہ دیگرے بعد سارے گھر والے وہاں جمع ہونے لگے تھے اور روحی سے ملنے لگے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

"جا روحی جا کر تیار ہو جا مہمان آتے ہو ہوں گے۔۔۔۔۔۔"

اثبات میں سر ہلا کر وہ گیٹ عبور کر گئی جبکہ سامان ملازم اسکا پہلے ہی لے گیا تھا۔۔۔۔

سراج الدین ہی روحی کو لینے گئے تھے۔۔۔۔

جبکہ ریحانہ مائرہ کے ساتھ انتظامات میں لگی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیک کاٹا گیا پھر کھانے کا دور چلایوں تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔۔۔۔۔۔۔

انی انی اتنےتنالے دفت ائیں اپ توپتااے

(انی اتنے سارے گفٹ آئے ہیں اپ کو پتا ہے)

روحی کو اسکا آنی کہنا نہال کر گیا تھا۔۔۔

اماں بی اسکو فر فر بولتا دیکھ کر مسکرا دیں۔۔۔۔

آج وہ روحی کہ کمرے میں ہی سونے کی ضد کر رہا تھا۔۔۔۔

تو احد اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا۔۔۔

"چلو اب آنی کی جان لیٹ جاو پھر صبح بھی تو اٹھنا ہے نہ۔۔۔۔۔۔"

"دی انی ماںبی اپ بھی تو داو۔۔۔"

(جی انی اماں بی آپ بھی سو جاو)

اماں بی کو وہ احد کی دیکھا دیکھی ماں بی ہی کہتا تھا۔۔۔

جب کہ حمنہ کئی مرتبہ ٹوک چکی تھی کہ نانو ہیں لیکن نہ جی نہ جو بابا نے کہنا ہے وہ ہی لازم وملزوم ہے حنین کے لئے۔۔۔۔

****

آپ کا جانا ضروری ہے کیا؟؟

حمنہ نے اسے بیگ پیک کرتے دیکھا۔۔۔

"ہاں جانا تو تمہارا بھی ضروری تھا لیکن تم سفر نہیں کر سکتیں۔۔۔۔۔۔"

"مگر تم فکر نہ کرو میں صرف بارات کا فنکشن اٹینڈ کروں گا اور جلد از جلد آنے کی کروں گا۔۔۔۔"

احد نے اس کہ چہرہ پر پریشانی کے اثار دیکھ لئے تھے۔۔۔۔۔

"تم چاہو تو اماں بی کے یہاں چلی جاو اور وہاں رو ہی بھی ہے بس ایک دن کی بات

ہے۔۔۔۔"

احد سمجھا شاید وہ اکیلے پن کی وجہ سے گھبرا رہی ہے۔۔۔۔

"نہیں نہیں میں یہیں ٹھیک ہوں بس آپ جلدی آجایئے گا۔۔۔۔۔"

"ہاں میں اجاوں گا۔۔۔۔"

احد اسے اپنے ساتھ لگا کر باہر چلا گیا جہاں سب اسی کا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

مائرہ کے بھائی کے بیٹے اور بیٹی کی شادی تھی مائرہ کا میکہ آوٹ آف سٹی تھا۔۔۔۔

صبرینہ اور علی اپنے پانچ سالہ ساحر اور آٹھ سالہ نورین جبکہ مائرہ اور نظام الدین شادی اٹینڈ کرنے جارہے تھے۔۔۔۔۔۔۔

احد جانا تو نہیں چاہتا تھا حمنہ کا اخری مہینہ تھا لیکن نظام نے یہ کہہ کے راضی کر لیا کہ بارات کا فنکشن اٹینڈ کر کے اجانا۔۔۔۔۔۔۔

تو مجبوراً اُسے جانا پڑھ رہا تھا۔۔۔۔۔

سراج الدین اور ریحانہ ہی جارہے تھے روحی نے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا وہ اماں بی کہ ساتھ رہے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ لوگ اگے پیچھے گاڑیوں میں نکلے تھے۔۔۔۔

حمنہ نے کھڑکی سے احد کو ڈرائیونگ سیٹھ پر بیٹھا دیکھا تھا نجانے کیوں اسے جاتا دیکھ کر

اسکی انکھیں بھیگ گئیں تھیں احد کی نظر کھڑکی کی جانب گی تو حمنہ کو اپنی طرف دیکھتا پایا تو اشارے سے رونے سے منع کیا اور ہاتھ ہلاتا ہوا گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔۔۔۔۔۔

****

مما بابا تب ائیں دے

(مما بابا کب ائیں گے)

حنین تین بار یہ ہی پوچھ چکا تھا

"اجائیں گے آپ اب تنگ نہ کرو مما کو۔۔۔۔۔۔

اپنے کھلونے سے کھیلو۔۔۔۔۔"

رات کے بارہ بج رہے تھے لیکن حمنہ کو نیند نہیں آرہی تھی عجیب سی بے چینی تھی

۔۔۔۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ حمنہ کو پہلو میں درد اٹھتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔

اس نے آحد کا نمبر ملایا لیکن مسلسل بیل جا رہی تھی۔۔۔

اس کو خیال آیا روحی گھر پر ہی ہے

اس نے روحی کا نمبر ملایا لیکن وہ بند جا رہا تھا۔۔۔۔۔

اب درد میں اضافہ ہو رہا تھا اس نے ایک نظر بیڈ پر ڈالی جہاں

www.neweramagazine.com

حنین اب کھیلتا کھیلتا سو چکا تھا۔۔۔

اس نے سوئے ہوئے حنین کو پیار کیا اور اس پر کمبل برابر کرتی ہوئی اٹھ گئی چلنے میں دشواری ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

شاکرہ کو آوازیں لگائیں لیکن وہ اپنے کوارٹر میں جا چکی تھی۔۔۔

وہ ریلنگ پکڑ کر آہستہ زینہ آتر رہی تھی کہ روحی اسے سامنے سے آتے ہوئے دیکھائی دی اور بس یہ بے احتیاطی تھی اس کی روحی کو دیکھنے میں پاوں الجھا اور دوسرے سیڑھی پر پڑنے کی وجہ سے اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور دلخراش چیخ کے ساتھ وہ گرتی چلی گئی اُس کی چیخیں پورے نظام ہاوس میں گونجنے لگیں۔

روحی نے یہ ہولناک منظر دیکھا تھا وہ تڑپ کر اس کی جانب لپکی تھی۔۔۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

روحی دیوانہ وار بھاگتی ہوئی چیخ رہی تھی۔۔۔۔

شاکرہ شاکرہ کہاں مر گئی ڈرائیور کوئی ہے۔؟؟؟

بے ہوش پڑی خون مین لت پت حمنہ کا سر اپنے گود میں رکھتے ہوئے اسے چیخ چیخ کر آوازیں دینے لگی۔۔۔

خون بھل بھل بہے جا رہا تھا۔۔۔

ایک کوندا سا اس کے ذہن میں لپکا۔۔

وہ دنیا و مافیا سے بے خبر حمنہ کے سر کو زمین پر رکھتی ہوئی کوارٹر کی جانب بھاگی۔۔۔۔۔

زور سے پکارنے کے ساتھ ساتھ دروازہ کو بجا رہی تھی۔۔۔

شاکرہ نے ہڑبڑا کر دروازہ کھولا حواس باختہ سی روحی کو دیکھا جس کا ڈوپٹہ نجانے کہاں تھا۔۔۔

روحی نے جھٹ سے اسکا ہاتھ پکڑا اور کھینچتی ہوئی بے حوش وجود کے سامنے لائی پہلے تو وہ حق دق سی اس کے ساتھ کھینچتی چلی آئی لیکن جیسے ہی حمنہ کے وجود پر نظر پڑی اس کے تو ہاتھ پیر پھول گئے۔۔۔۔

"کھڑی کیا ہو اٹھاو اسے جلدی کرو ہری یپ۔۔۔"

روحی کی دھاڑ پر وہ حرکت میں آئی۔۔۔۔

اسے سنبھالتی ہوئی دونوں پورچ کی جانب آئی جہاں ایک گارڈ بیٹھا اونگھ رہا تھا۔۔۔

بابا جلدی گاڑی اسٹارٹ کریں۔۔۔۔

شاکرہ اور روحی نے اس کے وجود کو احتیاط سے بیک سیٹ پر ڈالا۔۔۔

"تم جاو حنین کے پاس۔۔۔۔"

روحی نے کہہ کر زور سے گاڑی کے دروازے کو بند کیا۔۔۔

****

احد نے اپنا موبائل چیک کیا تو دس سے بارہ مسڈ کال حمنہ کی آئی ہوئیں تھیں۔۔۔

ایک دم اس کے ماتھے پر پریشانی کے اثار نمودار ہوئے۔۔۔

کیوں کہ عام دنوں میں تو حمنہ ایک سے زیادہ کال اسے کرتی نہیں تھی اور اب ایک ساتھ بارہ مسڈ کال۔۔۔۔۔

اس نے کال بیک کی تو اب کال جا رہی تھی لیکن کوئی ریسیو نہیں کر رہا تھا۔۔۔

ہو سکتا ہے اماں بی کے یہاں چلی گئ ہو۔۔۔

یہ سوچ کر اس نے روحی کو کال کی لیکن ندارد۔۔۔

اسکا فون آف جا رہا تھا۔۔۔۔۔

اس نے گھر کے لینڈ لائن پر کال کی تو تھوڑی دیر کے بعد دوسری طرف فون اٹھا لیا گیا تھا۔۔۔۔

شاکرہ کی گھبرائی ہوئی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔۔۔۔۔

"صاب جی صاب جی حمنہ بی بی گر گئی۔۔۔

روحی بی بی انھیں ہسپتال لے گئیں۔۔۔"

اور احد کو لگا جیسے اس کے پیروں سے زمین نکل گئ۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ کیا بکواس کر رہی ہو تم کہاں مر گئیں تھیں۔۔۔۔

اور کون سے ہسپتال میں ہے۔۔۔:

اس کی آواز اتنی تیز تھی کہ اس پاس کے لوگوں نے اسے مشکوک نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

لیکن اسے پرواہ ہی کب تھی۔۔۔۔

وہ بھاگنے کے سے انداز میں اپنے پارک کی ہوئی گاڑی کی جانب آیا اور فرنٹ سیٹھ پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

جس لمحہ حمنہ درد سے دہری ہو کر اسے کال کر رہی تھی اس کا موبائل سائلنٹ پر لگا ہوا تھا اور نکاح خواں نکاح پڑھا رہے تھے۔۔۔۔۔۔

آپ کا جانا ضروری ہے؟؟

کہیں دور سے حمنہ کے جملوں کی بازگشت اس کے کانوں سے ٹکرائی اس نے زور سے انکھیں میچیں۔۔۔

"آپ جلدی اجایئے گا۔۔۔۔۔"

احد نے زور سے ہاتھ اسٹیئر نگ پر مارا۔۔۔۔۔

موبائل پھر بجنا شروع ہو گیا تھا اس نے اسکرین دیکھی جہاں پر باباکالنگ جگمگا رہا

تھا۔۔۔

اس نے موبائل آف کر کے دوسری سیٹھ پر پھینکا اور رش ڈرائیونگ کرنے لگا اسے

وہاں پہنچنا تھا کسی بھی حال میں۔۔۔۔۔۔

تین گھنٹے کا راستہ اس نے ڈھائی گھنٹے میں طے کیا تھا۔۔۔

اج سے پہلے اس نے کبھی ایسی دھواں دھار گاڑی نہیں چلائی تھی۔۔۔۔۔۔

اسے رہ رہ کر حمنہ کی وہ بھیگی آنکھیں یاد آرہی تھیں جن میں خوف کے اثار واضح

تھے۔۔۔

اس وقت تو اس نے وقتی جذبات سمجھ کر اسے بہلا یا تھا لیکن اسے کیا پتا تھا کہ وہ وہم

وقتی نہیں تھا۔۔۔

کوئی انہونی ہونی تھی جس کے اثار حمنہ کی انکھوں میں موجود تھے۔۔۔۔۔۔۔

وہ بھاگتا دوڑتا ہسپتال پہنچا۔۔۔

کوریڈور میں اسے روحی دیکھ گی تھی۔۔۔۔

روحی نے احد کو آتے دیکھا تھا تو اسے دیکھ کر دوڑ کر اس کے پاس گی۔۔۔

کہاں گئے تھے تم؟؟

تمھیں ذرا احساس ہے حمنہ کی کیا حالات تھی تم تم اتنے غیر زمہ دار کیسے ہو سکتے

ہو۔۔۔؟؟؟

کس کے پاس چھوڑ کر گئے تھے اسے اکیلا بولو؟؟

روحی اسکا بازو پکڑ کر جنجھوڑ رہی تھی دونوں گال انسووں سے تر بتر تھے۔۔۔۔

احد نے ابھی کچھ کہنے کے لئے لب واہی کئے تھے کہ سینئر ڈاکٹرنی ان دونوں کے قریب آرکی۔۔۔۔۔

"پیشنٹ کا بہت زیادہ خون بہہ چکا ہے جلد سے جلد بلڈ کا انتظام کیجیئے۔۔۔

ان کا بلڈ گروپ اے پوزیٹیو ہے۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میری مسس اب کیسی ہیں؟؟

احد کو لگا اس کی اواز کھائی سے آرہی ہو۔۔۔۔

ان کی حالت بہت نازک ہے اب جلد از جلد خون کا انتظام کیجیئے۔۔۔۔

"ہیں ہر اے پوزیٹیو ہے میں دوں گی جتنا چاہیے لے لیں لیکن پلیز اب ان کو ان کے بے بی کو بچالیں۔۔۔۔۔"

روحی نے جلدی سے کہا۔۔۔

"بچانے والی ذات اللہ تعالی کی ہے آپ لوگ دعا کیجیئے۔۔۔۔۔۔"

"اور آپ میرے ساتھ آیئے۔۔۔۔"

ڈاکٹرنی روحی کو کہہ کر آگے بڑھ گئی۔۔۔۔

احد کورہ رہ کر اپنے اوپر غصہ آرہا تھا۔۔۔۔

اس نے نظام الدین کو بتانے کے لئے موبائل ڈھونڈا لیکن وہ تو گاڑی میں رہ گیا تھا۔۔۔

اور اس وقت اس کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

ایک دم اسے حنین کا خیال آیا اس نے گھڑی میں دیکھا جہاں ساڑھے چار کا وقت ہو رہا تھا۔۔۔۔

اس نے گاڑی سے اپنا موبائل نکالا اور ایک بار پھر گھر فون کیا:

"ہیلو۔۔۔ "

"حنین کو اماں بی کو دے کر آؤ مجھے تم پر اب ذرا بھی اعتبار نہیں ہے۔۔۔ کہہ کر گیا تھا نہ کہ حمنہ کے پاس رہنا۔۔۔"

احد اب اسے کھری کھری سنانے لگا۔۔۔۔

"اور اماں بی کو کچھ بتایا تو اپنے انجام کہ ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔۔"

احد نے اسے وارن کیا۔۔۔۔۔

****

کیاہوا آپ اتنے پریشان کیوں ہیں؟؟؟

مائرہ نے نظام کو دیکھا جو احد کی کال کے بعد سکتے میں اگئے تھے۔۔۔۔

"حمنہ سیڑھیوں سے گر گئی ہے اور اس وقت ہسپتال میں ہے۔۔۔۔"

نظام نے مائرہ کو بتایا۔۔۔

"یہ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔"

"ہاں مجھے ابھی احد کا فون آیا تھا وہ وہیں ہے۔۔۔"

"تم جلدی کرو ہمیں نکلنا ہے ابھی۔۔۔"

"یااللہ میری بچی اور اس کی گود میں پلنے والے بچے کی حفاظت کرنا۔۔۔۔"

مائرہ نے اپنے آنسو صاف کئے اور اپنے بھائی کو بتانے چلی گئیں۔۔۔۔۔

****

مابی مابی مماتا دیئ

(ماں بی مما کہاں گئیں)

وہ ابھی ابھی سو کر اٹھا تا اور اپنے برابر میں اماں بی کو بیٹھے دیکھا تو رونی صورت بنا کر پوچھا

۔۔۔۔

"نہ میرا بچہ نہ رونا نہیں مما ہسپتال گئی ہے۔۔۔"

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی نظام کا فون آیا تھا جس پر انہوں نے ماں بی کو مختصر ہی بتایا
تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اتااتااب مابی میلی گلیاائے دی اپ توپتا مماگلیا لینے دی ئیں۔۔

)اچھااچھااب امان بی میری گڑیا آئے گی اپ کو پتا مما گڑیا لینے گئی ہیں(

اس نے سمجھ داری سے کہا

اور جھوم جھوم کر خوش ہونے لگا۔۔۔۔۔

ہین ہیں یہ کس نے بتایا؟؟

اماں بی نے اسے اپنی عینک کے پیچھے سے گھورا۔۔

"اوفف مابی اپ تو تتھ نی پتا۔۔۔"

)اوففف ماں بی آپ کو کچھ نہیں پتا(

اپنا چھوٹا سا ہاتھ اس نے اپنے سر پر مارا۔۔

اس کی حرکتیں احد سے ملتیں تھی

"اماں بی کو لگا کہ ان کے سامنے چھوٹا سا احد بیٹھا ہے۔۔۔۔۔۔۔"

اماں بی اسکی اس حرکت پر مسکرادیں۔۔۔۔۔

****

ایک ایک کر کے سب ائی۔سی۔یو کے باہر جمع ہو گئے تھے نظام اور سراج دونوں

ادھے گھنٹے پہلے ہسپتال پہنچے تھے۔۔۔۔۔۔

روحی مائرہ سے گلہ لگ کر روئے چلی جارہی تھی اسے لگ رہا تھا جیسے اس کا دل ڈوب

جائے گا۔۔۔۔۔۔

مائرہ اسے چپ کروانے میں لگیں ہوئیں تھیں۔۔۔۔۔

"نظام اپ حنین کو جا کر لے آئیں وہ اکیلا اماں بی کو تنگ کر رہا ہو گا۔۔۔"

مائرہ نے حنین کا خیال آتے ہی نظام الدین کو کہا:

احد سے انہوں نے کچھ نہیں کہا اور چپ چاپ وہاں سے نکل گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا حنین نے جیسے ہی احد کو بینچ پر بیٹھا دیکھا زور سے چلایا۔۔۔

احد نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو نظام کی گود میں تھا۔۔۔۔۔۔

احد نے اگے بڑھ کر حنین کو گود میں لیا اور اس کا سر چوما ایک انسو اس کی انکھ سے نکل

کر حنین کے بالوں میں جذب ہو گیا تھا۔۔۔

(مما گلیا لینے دئی ہیں)

حنین نے احد سے وہ ہی سوال پوچھا جو اماں بی سے پوچھا تھا۔۔۔۔۔

احد نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

اتنے میں ایک فی میل ڈاکٹر اپریشن تھیٹر سے باہر نکلی اس کے پیچھے نرس تھی جس کے ہاتھ میں نومولود کمبل میں لپٹا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

سب ایک دم چونکنا ہو گئے۔۔۔

"مبارک ہو آپکو ننھی سی گڑیا ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔"

ڈاکٹر نے احد کو دیکھ کر کہا:

سب کی جان میں جان آئی۔۔۔۔

میری بیوی کیسی ہے؟؟

احد کی بات پر ڈاکٹرنی کی مسکراہٹ تھم گئی تھی۔۔۔

ان کے لب ہل رہے تھے شاید وہ کچھ کہہ رہی تھی احد کا دماغ سن ہو گیا تھا وہ لڑکھڑا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

وہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا۔۔۔

روحی گرنے کے سے انداز میں بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇◇

احد لڑکھڑایا تو پاس کھڑے نظام الدین نے اسے شانوں سے تھاما۔۔۔۔

"حوصلہ کریں اللہ کی ذات بڑی ہے۔۔۔۔"

ڈاکٹرنی یہ کہہ کر آگے بڑھ گئی۔۔۔۔

بابا میلی گلیا اگی ائی سی ہے یہ میں بھی دود

میں لوں دا

)بابا میری گڑیا آگئی ننھی سے ہے یہ بھی گود میں لوں گا(

احد اسے خالی خالی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"مایوسی اچھی بات نہیں ہے دیکھو یہ اللہ نے رحمت دی ہے تحفہ میں۔۔۔۔۔۔"

مائرہ نے ننھی سی جان کو احد کے سامنے کیا:

احد نے پھولے پھولے گالوں والی حورین کو دیکھا:

"میری خواہش ہے کہ میری بیٹی ہو میں اسکا نام حورین رکھوں گی اور اس کی تربیت خود

کروں گی میری زندگی میں جو خلاء رہ گیا وہ میں اپنی حورین میں پورا کروں گی۔۔۔۔"

حمنہ کی یہ خواہش احد کے ذہن میں بجلی کی طرح لپکی۔۔۔

اس نے سوئے ہوئے وجود کے ننھے سے ماتھے پر اپنی پدرانہ شفقت کی مہر ثبت کی۔۔۔

اس کے بے آواز آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔۔

وہ ضبط کرنا چاہتا تھا لیکن برداشت یہیں تک تھی۔۔۔۔

اس نے احد کو نظام کی گود میں دیا اور ہسپتال کی راہداری سے باہر نکلتا چلا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

****

یااللہ میں نے تجھ سے ہمیشہ شکوہ ہی کیا۔۔۔

جبکہ تو نے مجھے میری اوقات سے زیادہ مجھے نوازہ۔۔۔۔

یااللہ اب جبکہ تو نے مجھے حمنہ کی جانب

مائل کر دیا، اسے میری ہمسفری میں دے دیا،

اور میں نے اماں بی سے کئے ہوئے وعدہ کو پوری صداقت کے ساتھ نبھایا تو یااللہ تعالی تو

مجھ پر رحم کر۔۔۔

میرے بچوں کے خاطر اسے صحت یاب کر دے۔۔۔

جہاں پر انسان کی سوچ ختم ہوتی ہے وہاں سے تیری قدرت شروع ہوتی ہے یااللہ اسے

زندگی کی ڈور تھا دے میری بے اثر دعاوں کو مقبول کر دے۔۔۔

اسے سجدہ میں روتے روتے نجانے کتنی دیر ہو گئی تھی۔۔۔

ہسپتال سے جیسے ہی نکلا اس کے کانوں میں اقامت کی صدائیں گونجنیں لگیں۔۔۔

"جب تمھیں لگے کہ سارے راستے بند ہو گئے ہوں تو یقین رکھنا کہ بس ایک اسی کا در

ہے جہاں سے ہر راستہ شروع ہوتا ہے۔۔۔۔۔"

اور احد کے قدم خود بخود مسجد کی جانب بڑھنے لگے۔۔۔۔

اسے یاد بھی نہیں ہو گا کہ آخری بار وہ کب آیا تھا نماز پڑھنے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نماز کے مکمل ہوتے ہی سارے نمازی چلے گئے تھے اکا دکا لوگ نظر آ رہے تھے۔۔۔

امام صاحب کافی دیر سے اسے سجدہ میں روتا دیکھ رہے تھے۔۔۔۔

جب ان سے رہا نہیں گیا تو وہ احد کے پاس اکر دو زانو بیٹھ گئے۔۔۔

انہوں نے نرمی سے اپنا ہاتھ اسکے کندھے پر رکھا۔۔۔۔۔

احد نے رونا ترک کر دیا۔۔۔

سر اٹھا کر امام صاحب کو دیکھا جو اس کا انسوؤں سے تر چہرہ دیکھتا ہوئے بولے۔۔۔۔

کیا تمھیں یقین ہے کہ اللہ تبارک وتعالی تمھاری سنے گا؟؟؟

امام صاحب کی بات پر احد نے ہاں میں سر ہلایا

"جی مولوی صاحب مجھے یقین ہے۔۔۔۔"

"تو تم اطمینان رکھو کہ تمھاری دعا قبول ہو گئی۔۔۔۔۔"

امام صاحب کی بات پر احد کی انکھوں پہ مانند پڑتی چمک دوبارہ واضح ہوئی۔۔۔۔۔

احد کی انکھ سے ایک آنسو ٹوٹ کر گرا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بچے اس نے تمھاری نیت کو دیکھا۔۔۔

"اس نے تمھارے بے ساختہ نکلے الفاظوں کو قبول کیا جو تم نے سجدہ میں عاجزیت اختیار کئے ہوئے تھے۔۔۔

اس نے تمھاری ندامت کو قبول کر لیا جو تم رو رو کر اپنے ندامتوں کا اقرار کر رہے تھے آس پاس سے غافل ہو کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"اور بس ایک لمحہ ہوتا ہے مقبولیت کی سند پر پہنچنے کا۔۔۔۔۔۔"

امام صاحب کی بات میں کوئی جادو تھا جو آہستہ آہستہ اسے وجود پہ اثر کر رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ بھول گیا کہ وہ یہاں کیوں آیا تھا اسے بس یاد تھا تو اتنا کہ سامنے بیٹھی شخصیت اپنے الفاظوں سے اس پر اثرانداز ہو رہی ہے۔۔۔۔

امام صاحب کا نورانی چہرہ اس نے اپنی زندگی میں کبھی ایسا شفاف چہرہ نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔

موبائل کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں آیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ایک نظر اپنے موبائل کو دیکھا اور پھر دوبارہ امام صاحب کی جانب متوجہ ہو گیا۔۔۔۔

امام صاحب میری بیوی ہسپتال میں ہے اس نے میری بچی کو جنم دیا ہے شادی سے پہلے

مجھے میری کزن روحی سے محبت تھی لیکن میں حمنہ سے شادی نہیں کرنا چاہتا تھا میرے بابا جان نے زبردستی میری پھپو کی بیٹی سے نکاح پڑھویا تھا۔۔۔

لیکن میں جب اپنی بیوی کو دیکھتا تو مجھے اس پر غصہ آتا کہ اس کی وجہ سے مجھے میری محبت نہیں ملی لیکن جیسے جیسے وقت گزرتا رہا مجھے اس کے وجود کی عادت ہو گئی تھی

۔۔۔

میرا غصہ تھم گیا تھا۔۔۔۔۔۔

لیکن اب جبکہ ڈاکٹرنی نے دوسرے بچے کی پیدائش کی خبر دی تو میں پر سکون ہو گیا تھا

۔۔۔

پھر اچانک۔۔۔

"حمنہ کی کنڈیشن نازک ہے ہم کچھ کہہ نہیں سکتے دس پرسنٹ چانسس ہیں اس کی زندگی کے۔۔۔

خون زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے وہ ریکور نہیں کر پا رہیں۔۔۔

انھیں دعاوؤں کی اشد ضرورت ہے۔۔۔۔۔۔"

"ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔۔۔"

احد نے پوری بات امام صاحب کے گوش گوار کی۔۔۔۔۔۔

تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ تمھیں اپنی کزن سے محبت ہے؟؟

امام صاحب کی آواز پر اس نے چونک کر انھیں دیکھا۔۔۔۔۔

جیسے کہہ رہا ہو ابھی تو بتایا آپ کو۔۔۔

کیا اسکی محبت نے تمھیں رب کی جانب راغب کیا؟؟؟

کیا مطلب امام صاحب میں کچھ سمجھا نہیں؟؟؟؟

احد نے نا سمجھی سے کہا:

کیا تم اپنی کزن کی محبت میں اسی طرح سجدہ میں روئے تھے یا اللہ سے اسے پانے کی دعائیں کی تھیں؟؟؟

"نہیں ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔"

احد کا سر خود بخود نفی میں ہلاتا چلا گیا۔۔وہ حیران تھا واقعی اس نے کبھی یوں رو رو کر روحی کو نہیں مانگا تھا۔۔۔۔

تو پھر وہ محبت کیسے ہو سکتی ہے؟؟

"انسان جب تک محبوب کی محبت میں رب کے اگے نہ جھکے تو وہ محبت نہیں وقتی جذبات ہوتے ہیں۔۔۔۔"

"تمھیں اپنی کزن سے محبت ہو ہی نہیں سکتی تھی کیوں کہ تمھاری محبت کی حصہ دار تمھاری شریک حیات ہے اور اج جسکی زندگی کے لئے تم سجدہ میں جھکے ہو۔۔۔۔

اور یہ ہی محبت تھی تمھاری جو تمھیں آج رب کے اگے جھکا گئی۔۔۔۔۔۔۔"

امام صاحب کا شکریہ ادا کر کے مسجد سے نکلا جہاں اب سورج رخت سفر تھا آسمان پر جگہ جگہ بادل بنے ہوئے تھے۔۔۔۔

افق پر پیلی پیلی روشنی آسمان کو سنہرا بنا رہی تھی۔۔۔۔

اس نے اج سے پہلے اتنا حسین منظر نہیں دیکھا تھا کیوں کہ یہ سب دیکھنے کے لئے اس کے پاس ٹائم نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہوا اپنی ہمسفر کی جانب چل دیا جہاں اسے دوبارہ زندگی عطا کی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

سات ماہ بعد

"بابا آپ گڑیا کو سمجھالیں میری کتاب خراب کر رہی ہے۔۔۔۔"

احد وہیں کاوچ پر بیٹھا لیپ ٹوپ یوز کر رہا تھا۔۔۔۔ حنین کی آواز پر حورین کو خفگی سے دیکھا:

حورین نے معصومانہ انداز میں کھلکھلا کر احد کو دیکھا:

سات ماہ کی حورین بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی آج چونکہ اتوار تھا اور احد کی ذمہ داری تھی دونوں کو سنبھالنے کی۔۔۔۔۔۔۔

مما کہاں ہیں آپ کی؟؟؟

ابھی اس نے پوچھا ہی تھا کہ روم کا دروازہ کھلا اور دونوں ہاتھوں میں شاپنگ بیگ تھامہ حمنہ کمرہ میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔

یہ اتنی شاپنگ کس خوشی میں بھئی؟؟

احد نے حمنہ سے پوچھا جواب شاپنگ بیگ بیڈ پر ڈھیر کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"کیا یہ خوشی کم ہے کہ اگلے ہفتہ ہماری روحی کی شادی کے فنکشن شروع ہو جائیں گے۔۔۔۔"

حمنہ کے چہرہ سے تھکن کے اثار نمایاں تھے۔۔۔۔

تو مجھے بتا دیا ہوتا میں کر لیتا تمھاری شاپنگ تم کیوں خوار ہوئی ہو بازاروں کے چکر لگا کر۔۔۔؟؟؟

جب سے حمنہ صحت یاب ہوئی تھی احد اس کی ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کا خیال کرتا تھا

۔۔۔۔۔۔

"آپ بس اپنی شاپنگ وقت پر کر لیے گا میری تو ہو گئی ساری۔۔۔۔۔"

حمنہ یہ کہہ کر ری کرتی حورین کی طرف متوجہ ہوئی جو اس کو دیکھ کر گود میں آنے کے لئے رونے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

مایوں کا فنکشن شروع ہو چکا تھا روحی پیلے جوڑے میں ملبوس اسٹیج پر بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اماں بی نے روحی کی شادی ریحانہ کے بھانجے سے طے کر دی تھی ابھی حال ہی میں جنید آسٹریلیا سے آیا تھا اپنا سارا بزنس وائینڈ اپ کر کے وہ پاکستان شفٹ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

جنید کی پرسنیلٹی ہر گز بھی نظر انداز کرنے والی نہیں تھی بلاشبہ وہ اپنے اندر مقنطیسی طاقت رکھتا تھا کہ دیکھنے والا دوبارہ پلٹ کر دیکھنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

آج ریحانہ کی بہن صائمہ اور ان کی فیملی جس میں صداقت ان کے شوہر اور رامین اس۔ کی چھوٹی بہن جب کہ نگار بڑی بہن شادی شدہ تھی۔۔۔۔۔۔

اور وہ اکلوتا تھا اور لاڈلا بھی۔۔۔۔۔۔

صائمہ نے اپنے بچوں کی تربیت احسن طریقہ سے کی تھی۔۔۔۔۔

آج وہ مایوں کے فنکشن میں خصوصی مہمان تھے۔۔۔۔

www.neweramagazine.com

اماں بی ایک طرف اسٹیج پر بیٹھی ہوئیں تھیں آج بھی بردباری ان کی شخصیت کا خاصہ تھی۔۔۔۔۔

حمنہ نے سی گرین کلر کا غرارہ اور ریڈ کلر کی شرٹ زیب تن کی ہوئی تھی اور سی گرین کی نیٹ کے ڈوپٹہ کو کندھے پر جمایا ہوا تھا۔۔۔

بالوں کو فش ٹیل بنا کر موتیئے کے پھول چن دیے تھے۔۔۔۔

وہ کہیں سے دو بچوں کی ماں نہیں لگ رہی تھی معصومیت آج بھی اس کے حسن کو چار چاند لگا رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا نظر لگائیں گے ؟؟؟

حمنہ نے حورین کو گود میں اٹھائے سامنے کھڑے آحد سے کہا جو اسے کب سے تکے جا رہا تھا۔۔۔۔

"اللہ نہ کرے تمھیں میری یا کسی کی نظر لگے۔۔۔۔۔ تم ہمیشہ یوں ہی مسکراتی رہو۔۔۔۔۔"

احد نے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھ کر کہا جس پر وہ جھینپ گئی۔۔۔۔۔

"جب کوئی چیز بن مانگے ہماری دسترس میں آجائے تو ہمیں جب تک اس کی قدر نہیں رہتی تب تک وہ ہم سے دور نہ چلی جائے کبھی کبھی ہمارا اپنے پیاروں سے دور جانا اس

لیے بھی صحیح ہوتا ہے کہ وہ وقت پر اہمیت کا تعین کر لیں۔۔۔۔۔۔"

"ورنہ وقت تو پھر وقت ہے نہ آج کسی کا ہے نہ کل کسی کو ہو گا اسے تو گزر نا ہی

ہے۔۔۔۔۔۔"

****

آج صحیح معنوں میں روحی پر ٹوٹ کر روپ آیا تھا دلہن بنی ہوئی وہ کسی ریاست کی

شہزادی لگ رہی تھی ڈیپ ریڈ کلر کے شرارے میں اس پر ریڈ ہی ڈوپٹہ آوڑھ رکھا تھا

نیٹ کے ڈوپٹہ سے گھونگھٹ نکالا ہوا تھا نکاح کی رسومات شروع ہو چکی تھیں نکاح

ہوتے ہی ہر طرف خوشی کی لہر ڈور گی پاس بیٹھی اماں بی نے اسے گلے لگا یا۔۔۔ گلے

لگتے ہی روحی زور و شور سے رونا شروع ہو گی۔۔۔

ساتھ کھڑی حمنہ نے مائرہ کو چپ کروایا جو خود بھی یہ شغل فرما رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

روحی کو اسٹیج پر لے جایا گیا۔۔۔

تھوڑی دیر میں جنید اکر اس کے برابر میں کھڑا ہو گیا۔۔

گولڈن شیر وانی اس پر سفید کلہ وہ بھی کسی ہیرو سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"حمنہ تم اطمینان رکھو احد شروع سے تمھارا تھا اور تمہارا ہی رہے گا اس پر صرف اور

صرف تمہارا ہی حق ہے۔۔۔۔۔۔۔"

کیا سوچ رہی ہو چلو سلامی نہیں کرنی؟؟

احد نے اسے سوچوں میں گم دیکھا تو کندھا ہلا کر کہا۔

اں ہاں ہاں چلیں۔۔۔۔۔

حمنہ روحی کے لیفٹ سائیڈ پر اور احد جنید کے رائٹ سائیڈ پر براجمان تھا احد نے اپنے سامنے سفید کرتے میں حنین کو کھڑا کیا ہوا تھا جبکہ حمنہ نے ساتھ ماہ کی حورین کو گود میں لیا ہوا تھا۔۔۔

وہ روحی کی کسی بات پر مسکرا دی اور یہ دلفریب منظر کیمرہ مین نے کیمرہ میں مقید کر دیا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین